سرکاری رپورٹ

ساتواں اجلاس

بلوچستان صوبائی اسمبلی

کاروائی اجلاس

منعقدہ چہار شنبہ مورخہ ۲۲ اکتوبر ۱۹۸۶ء

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ
۱	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	۱
۲	سوالات اور ان کے جوابات	۲
۳	رخصت کی درخواستیں	۳۶
۴	تحریک التوائے منجانب مسٹر محمد صالح بھوتانی بہ سلسلہ ہڑتال مزدوران کانکنی (مسترد ہوئی)	۳۷
۵	مجلس برائے قواعد و انضباط کار و استحقاقات کی رپورٹ کا پیش کیا جانا۔	۳۹
۶	بلوچستان لوکل گورنمنٹ کا (تیسرا ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۸۶ (مسودہ قانون نمبر ۶ مصدرہ ۱۹۸۶ پیش کیا گیا)	۵۰

جلد ہفتم

شمارہ دوئم

بلوچستان صوبائی اسمبلی

۱۔ مسٹر اسپیکر ________ مسٹر محمد سرور خان کاکڑ

۲۔ مسٹر ڈپٹی اسپیکر ________ آغا عبدالظاہر

افسران اسمبلی

۱۔ سیکرٹری ________ مسٹر اختر حسین خان

معزز اراکین کی فہرست جنہوں نے آج کے اجلاس میں شرکت کی

۱۔ مسز نفیسہ عالیانی

۲۔ مس پرسی گل آغا (وزیر تعلیم)

۳۔ مسٹر آبادان فریدون آبادان (مشیر)

۴۔ میر عبدالغفور بلوچ (پارلیمانی سیکرٹری)

۵۔ میر عبدالکریم نوشیروانی (" ")

۶۔ میر عبدالمجید بزنجو (" ")

۷۔ میر عبدالنبی جمالی (وزیر مال)

۸۔ آغا عبدالظاہر

9 میر احمد خان

۱۰۔ سردار احمد شاہ کھیتران (وزیر بلدیات)

۱۱۔ مسٹر ارجن داس بگٹی

۱۲۔ مسٹر عصمت اللہ خان موسیٰ خیل

۱۳۔ سردار بہادر خان بنگلزئی (وزیر خوراک)

(ب)

۱۴۔ مسٹر بشیر مسیح (پارلیمانی سیکرٹری)
۱۵۔ سردار چاکر خان ڈومکی "
۱۶۔ سید داد کریم "
۱۷۔ حاجی عبد محمد نوتیزئی "
۱۸۔ میر فتح علی عمرانی "
۱۹۔ حاجی ظریف خان مندوخیل (پارلیمانی سیکرٹری)
۲۰۔ سردار نثار علی پارلیمانی سیکرٹری
۲۱۔ جام میر غلام قادر خان (وزیر اعلیٰ)
۲۲۔ ملک گل زمان خان کاسی (مشیر)
۲۳۔ میر ہمایوں خان مری (وزیر خزانہ)
۲۴۔ مسٹر اقبال احمد خان کھوسہ (پارلیمانی سیکرٹری)
۲۵۔ سردار خیر محمد خان ترین "
۲۶۔ میر محمد علی رند "
۲۷۔ ڈاکٹر محمد حیدر بلوچ (وزیر مواصلات)
۲۸۔ ارباب محمد نواز خان کاسی (وزیر زراعت)
۲۹۔ مسٹر محمد صالح بھوتانی
۳۰۔ حاجی محمد شاہ مردان زئی "
۳۱۔ سردار محمد یعقوب خان ناصر (وزیر آبپاشی)
۳۲۔ ملک محمد یوسف اچکزئی (وزیر حج و اوقاف)
۳۳۔ مسٹر نصیر احمد خان باچا
۳۴۔ مسٹر ناصر علی بلوچ (پارلیمانی سیکرٹری)
۳۵۔ میر نواز احمد خان مری (" ")
۳۶۔ میاں سیف اللہ خان پراچہ (وزیر منصوبہ بندی و ترقیات)
۳۷۔ نواب تیمور شاہ جوگیزئی (وزیر صحت)
۳۸۔ پرنس یحییٰ جان
۳۹ سردار نواب خان ترین

بلوچستان صوبائی اسمبلی

کا ساتواں اجلاس

اسمبلی کا اجلاس بروز چہارشنبہ مورخہ ۲۲ اکتوبر ۱۹۸۶ء بوقت دس بجے صبح زیر صدارت مسٹر محمد سرور خان کاکڑ اسپیکر منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ
از۔ قاری، سید افتخار احمد کاظمی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۰

اُدْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً ۚ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ ۝ وَلَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا وَادْعُوهُ
خَوْفًا وَطَمَعًا ۚ إِنَّ رَحْمَتَ اللَّهِ قَرِيبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِينَ ۝

تم اپنے پروردگار کو عاجزی سے اور پوشیدہ طور پر پکارو بیشک حد سے گذرنے والے خدا کو پسند نہیں ہیں اور زمین میں اصلاح کے بعد فساد نہ کرو اور اپنے اللہ کو خوف سے بھی اور شوق سے بھی پکارو بیشک اللہ کی رحمت ان لوگوں سے قریب ہی ہے، جو نیکوکار ہیں

(وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغ ۰)

وقفہ سوالات

مسٹر اسپیکر۔ اب وقفہ سوالات ہے پہلا سوال مسٹر ارجن داس بگٹی کا ہے۔

نمبر ۲۷۱۔ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔**

کیا وزیر مواصلات وتعمیرات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

صوبہ بلوچستان کے تمام وزراء، مشیروں اور پارلیمانی سیکرٹریوں کے سرکاری یا غیر سرکاری بنگلوں کی تعمیر، ترمیم تزئین اور آرائش پر مارچ ۱۹۸۵ء سے اب تک کل کتنی رقم خرچ کی گئی ہے تفصیل سے آگاہ فرمائیں ؟

وزیر مواصلات وتعمیرات۔

صوبہ بلوچستان کے تمام وزراء، مشیروں اور پارلیمانی سیکرٹریوں کی رہائش گاہوں پر جو رقم خرچ کی گئی ہے اسکی تفصیل مورخہ ۱،۳،۸۶ سے اب تک ذیل ہے۔

نمبر شمار		تزئین وآرائش	محافظ کے کمروں کی تعمیر
۱۔	معزز وزیر اعلیٰ	۸۰,۰۰۰/-	—
۲۔	معزز سپیکر بلوچستان صوبائی اسمبلی	۳۹,۶۴۰/-	—
۳۔	معزز وزیر لوکل گورنمنٹ	۴۷,۸۵۱/-	—
۴۔	معزز وزیر برائے صنعت وحرفت	۳۶,۲۵۰/-	۱,۱۵,۶۵۹/-
۵۔	معزز وزیر زراعت	—	۶۷,۰۰۰/-
۶۔	معزز وزیر خوراک	—	۶۷,۰۰۰/-
۷۔	معزز وزیر خزانہ	—	۱,۴۸,۰۰۰/-
۸۔	معزز وزیر مواصلات وتعمیرات	۴۰,۰۰۰/-	۱۰,۲۴,۶۳۶

۹۔	معزز وزیر صحت	۴۰،۰۰۰/-	۱،۲۶،۲۸۱/-
۱۰۔	معزز وزیر مواصلات و کھیل و ثقافت	۴۰،۰۰۰/-	۱،۱۲،۱۶۱/-
۱۱۔	معزز وزیر آبپاشی و برقیات	۴۰،۰۰۰/-	

آغا عبدالظاہر ۔ ضمنی سوال جناب والا! وزیر صاحب نے اپنے جواب میں وزیروں کے بنگلوں میں جو محافظوں کے کمروں کی تعمیر ہوئی ہے اس میں دو وزیروں کے محافظوں کے کمروں کے تعمیراتی اخراجات ستر ستھ ہزار روپے فی کمرہ ہے جبکہ بقایا دوسرے وزراء کے محافظ کمروں کے اخراجات زیادہ کیوں ہوئے ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات ڈاکٹر حیدر بلوچ ۔ جناب والا اس کی وجہ عمارتوں کی توڑ پھوڑ اور حصول زمین بھی ہے

آغا عبدالظاہر ۔ جناب اسپیکر! وزیر خوراک اور وزیر خزانہ اپنے مکانات میں رہتے ہیں ان کے مکانات میں جو تعمیرات کی گئی ہیں ان سے اس لاگت کے پیسے کیسے وصول کئے جائینگے!

وزیر مواصلات و تعمیرات ۔ جناب والا اس پر کابینہ نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ جو وزیر اپنی رہائش گاہ میں رہتے ہیں اور وہاں جو تعمیرات کی گئیں ہیں اس کی لاگت کی رقوم وزراء کی تنخواہوں سے کاٹی جائے گی تاکہ جب وہ منسٹر نہ رہیں تو یہ تعمیرات ان کی ملکیت ہوجائیں۔

مسٹر اسپیکر ۔ اگلا سوال مسٹر ارجن داس بگٹی کا ہے

*۲۷۸ **مسٹر ارجن داس بگٹی** ۔ کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ؟

الف) حالیہ شدید سیلابوں سے قومی شاہراہ (بولان سیکشن) کو کس قدر نقصان پہنچا اور اس کی مرمت پر تخمینہ لاگت کیا ہے

(جـ) کیا یہ درست ہے کہ ریل اور سڑک پر بیک وقت ٹریفک معطل ہونے کی وجہ سے عوام کو سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑا اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا ٹریفک کو بحال رکھنے کے لئے کوئی فوری متبادل انتظام کیا جانا ممکن نہیں تھا۔ نیز کیا آئندہ کے لئے ان پلوں اور سڑکوں کے مکمل تحفظ کے لئے کوئی اقدام حکومت کے زیر غور ہے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات:۔

(الف) حالیہ شدید بارش اور سیلاب جس کا ریکارڈ پچھلے صد سال سے نہیں ملتا۔ قومی شارع بولان سیکشن کو بے حد نقصان پہنچا سیلاب کی شدت کا اندازہ بی بی نانی اور کند لانی پل کے سیلاب میں بہہ جانے سے ہو سکتا ہے اس سیلاب سے پلوں کی تکمیل اور سڑک کی پختگی پر اندازہ تخمینہ لاگت مبلغ دس کروڑ روپے ہو گا۔

(ب) یہ درست ہے کہ ریل اور سڑک پر ٹریفک بیک وقت معطل ہوئی جس کی وجہ سے بارش اور سیلاب کی شدت جس کا کہ امکان نہیں کیا جا سکتا تھا سڑک اور ریل کی پٹڑی بیک زیر آب آ گئے تھے عوام کے لئے معطل شدہ ٹریفک کو محفوظ جگہ تک پہنچانا فوری طے پایا تاکہ وہ دوسرا متبادل راستہ کراچی خضدار کوئٹہ اور دوسری شارع ڈیرہ غازیخان لورالائی کوئٹہ کو استعمال کر سکیں جس پر ٹریفک اس دوران بحال تھی۔ ان پلوں اور سڑکوں کی تعمیر موجودہ سیلاب کی شدت کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کی منصوبہ وفاقی حکومت کے زیر غور ہے۔

مسٹر اسپیکر:۔ اگلا سوال مسٹر اقبال احمد خان کھوسہ کا ہے دریافت فرمائیں

نمبر ۱۹۲ مسٹر اقبال احمد خان کھوسہ:۔

کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ؟

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جھٹ پٹ نیشنل ہائی وے سڑک کو چوڑا کیا جا رہا ہے اور موجودہ زیر تعمیر چوڑائی بھی ٹریفک کی آمد و رفت کے لئے ناکافی ہے؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت یہ چوڑائی مزید چھ چھ فٹ بڑھانے اور دونوں جانب فٹ پاتھ تعمیر کرانے کی تجویز پر غور کرے گی؟۔

وزیر مواصلات و تعمیرات۔

(الف) ہاں یہ درست ہے کہ جھٹ پٹ نیشنل ہائی وے کو ۱۸ فٹ چوڑا کرنا تھا مگر میر اقبال کھوسو ممبر پراونشل اسمبلی بلوچستان کی درخواست پر روڈ کے اس حصے کو دو طرفہ بنایا گیا جس کی ہر طرف چوڑائی ۱۲-۱۲ فٹ ہے جو اس وقت مکمل ہو چکا ہے۔

(ب) اس وقت حکومت کے پاس اس کی مزید چھ چھ فٹ کی چوڑائی کرنے کے لئے اوران جانب فٹ پاتھ تعمیر کرنے کی کوئی بھی تجویز زیر غور نہیں۔

مسٹر اسپیکر :- اگلا سوال مسٹر نصیر احمد باچا صاحب کا ہے۔

نمبر ۳۴۰۔ مسٹر نصیر احمد باچا۔

کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ کوئٹہ چمن شاہراہ پر کوژک میں بعض موڑ انتہائی خطرناک ہیں نیز کافی عرصہ سے ان کی مرمت ہوئی ہے اور نہ ہی اشارتی بورڈ آویزاں کئے گئے ہیں۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ شاہراہ پر بعض پلوں کی حالت انتہائی خستہ ہے جو سنگین حادثے کا باعث ہو سکتے ہیں۔

ج اگر جزو (الف) و (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس سڑک کی مرمت اور اشارتی بورڈ آویزاں کرنے پر غور کرے گی؟

وزیر مواصلات و تعمیرات۔

(الف) یہ درست ہے کہ کوژک کے پہاڑی سلسلہ میں جو سڑک گزرہی ہے اس کے بعض موڑ خطرناک ہیں۔ اس ضمن میں محکمہ تعمیرات اور شاہرات نے اس حصہ کی بہتری کے لئے P C I تیار کئے ہیں جو ڈائریکٹر جنرل نیشنل ہائی وے بورڈ کو بھیج دیئے گئے ہیں اور امید کی جاتی ہے کہ یہ اسکیم اگلے سال کے وفاقی بجٹ میں شامل ہو جائے گی اشارتی بورڈ از ان بیشتر ان خطرناک موڑوں پر لگائے مگر علاقے کے لوگ اکھاڑ کر لے جاتے ہیں۔

(ب) یہ بھی درست ہے کہ بعض پلوں کی حالت خستہ ہے اس ضمن میں محکمہ تعمیرات و شاہرات نے ایک PC-I تخمینہ ۹۴ء۴۴ ملین روپے منسٹس ہائی وے کو بھیج دیا ہے جوں ہی اس کی منظوری آجائیگی انشاءاللہ کام فوراً شروع کر دیا جائے گا۔

ج جواب جزو (الف) و (ب) میں دیا گیا ہے۔

مسٹر نصیر احمد باچا۔

جناب اسپیکر معزز وزیر ایک تو ہمارے علاقے کا کام نہیں کرتے اور پھر جواب بھی غلط دیتے ہیں۔ انہوں نے جو جواب دیا ہے کہ ان خطرناک موڑوں پر جو بورڈ لگائے گئے ہیں وہ علاقے کے لوگ اکھاڑ کر لے جاتے ہیں میں یہ کہتا ہوں کہ وہ کبھی بھی نہیں لگائے گئے۔ نہ جانے کب لگائے جاتے ہیں اور پتہ نہیں کون لے جاتا ہے۔ میں وزیر متعلقہ سے یہ کہوں نگا کہ وہ اپنے محکمہ کو ہدایت کریں کہ جو رقم اس کے لئے مخصوص کی جاتی ہے اس سے وہاں پہ بورڈ لگائے جائیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات۔

جناب والا، میں یہ عرض کرونگا کہ بورڈ لگانا میرے لئے کوئی مشکل بات نہیں ہے۔ میں اپنے محکمہ کو ہدایت کرونگا کہ وہ بورڈ لگائیں لیکن سڑک اتنی چھوٹی بھی نہیں ہے۔ اگر وہاں گاڑی احتیاط سے چلائی جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ ایسی ویسی بات نہیں ہوگی۔

مسٹر نصیر احمد باچا۔

جناب والا! وہاں پہ سرے سے بورڈ لگائے ہی نہیں گئے ہیں۔ تو پھر وزیر موصوف نے یہ کیوں کہا کہ علاقے کے لوگ بورڈ اکھاڑ کر لے گئے ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات۔

جناب والا اگر ایسی کوئی بات ہوئی ہے تو میں معافی چاہتا ہوں۔

مسٹر اسپیکر: اگلا سوال نوشیروانی صاحب کا ہے وہ اپنا سوال دریافت کریں

*۲۶۹ میر عبدالکریم نوشیروانی:

کیا وزیر زکوٰۃ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ
وارڈ نمبر ۱ زکوٰۃ کمیٹی نمبر ۳۴ ہدہ کے غریب بیواؤں اور یتیموں میں سال ۸۶۔۱۹۸۵ء کے دوران کتنی سلائی مشینیں تقسیم کی گئی ہیں تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر زکوٰۃ:

سال ۸۶۔۱۹۸۵ء کے دوران مقامی زکوٰۃ کمیٹیاں صوبہ بھر میں مرکزی حکومت کے احکامات کے تحت معطل رہیں۔ اس لئے ان کے ذریعے مستحقین کو گذارہ الاؤنس کی ادائیگی نہیں ہو سکی البتہ اس کمیٹی کے دو افراد کو فی کس مبلغ تین ہزار روپے ضلع زکوٰۃ کمیٹی کوئٹہ کی سفارش پر دیگر مستقل بحال کیا گیا اور اسی کمیٹی کی دو مستحق خواتین کو صوبائی زکوٰۃ فنڈ سے ضلع زکوٰۃ کمیٹی کی سفارش پر دو سلائی مشینیں بھی دی گئی ہیں۔

مسز فضیلہ عالیانی:

(ضمنی سوال) جناب اسپیکر جیسا کہ وزیر صاحب نے فرمایا ہے کہ سال ۸۶۔۱۹۸۵ء کے دوران مقامی زکوٰۃ کمیٹیاں صوبہ بھر میں مرکزی حکومت کے احکامات کے تحت معطل رہی ہیں کیا وہ اس پر روشنی ڈال سکتے ہیں کہ مرکزی حکومت کے کیا احکامات تھے جن کی وجہ سے یہ کمیٹیاں معطل رہی ہیں

وزیر زکوٰۃ:

جناب والا۔ معطلی کی وجہ یہ تھی کہ ان دیہی کمیٹیوں کے انتخابات نہیں ہو سکے تھے۔ اور بعض جگہ رقم تقسیم بھی ہوئی بعض جگہ تقسیم نہیں ہوئی اپیل چل رہی تھی مرکزی حکومت نے کہا جب تک ہم فیصلہ نہ کریں آپ فنڈ نہ ریلیز کریں جہاں اپیلیں چل رہی تھیں تاکہ ان کا فیصلہ ہو۔
اور جہاں الیکشن نہیں ہوئے وہاں دوبارہ ہوں۔
لہٰذا اس چیز کو مکمل کیا جا رہا تھا۔

میر ناصر علی بلوچ :-

(ضمنی سوال) جیساکہ وزیر صاحب نے فرمایا ہے کہ زکوٰۃ کمیٹیاں سال ۸۶-۱۹۸۵ء میں معطل رہی ہیں اور پھر وہ کہتے ہیں کہ رقم بھی ریلیز کی گئی ہے۔ کیا وہ اس چیز پر روشنی ڈال سکتے ہیں کہ معطلی کے باوجود رقم کیوں خرچ ہوئی؟

وزیر زکوٰۃ وعشر :-

جناب والا۔ یہ کمیٹیاں مرکزی حکومت کے احکام کے تحت معطل رہیں مگر جب فیصلہ ہوا اور یہ بحال ہوئیں تو رقم ریلیز کی گئی۔

مسز فضیلہ عالیانی :-

جیساکہ آپ نے فرمایا ہے کہ اس کے لئے ایک چار رکنی کمیٹی ہوتی ہے وہ پیسہ دیتی ہے جناب والا معزز وزیر صاحب کے جواب سے پورے ہاؤس کی تسلی نہیں ہو رہی ہے ہر طرف سے بے چینی نظر آ رہی ہے کیونکہ یہ زکوٰۃ تو صرف مستحقین کے لئے ہوتی ہے وزیر صاحب کا جواب واضح نہیں ہے۔

وزیر زکوٰۃ :-

میری گذارش ہے کہ آپ کا یہ ضمنی سوال اس جواب سے تعلق نہیں رکھتا ہے اگر پھر بھی آپ کچھ پوچھنا چاہتی ہیں تو نیا سوال دے دیں میں جواب دے دونگا۔

مسز فضیلہ عالیانی :-

جیساکہ معزز وزیر صاحب نے فرمایا ہے کہ آپ کو ممبر بنایا جائے تو کام صحیح ہوگا سوشل ویلفیر بھی زکوٰۃ سے متعلق ہے اور حکومت نے سوشل ویلفیئر کی ایک کمیٹی مقرر کی تھی اور اس میں بہت سے ممبران کے نام درج تھے اور سب کو اسکی اطلاع ملی تھی طریقہ کار یہ ہے کہ سماجی بہبود کے اداروں کو جو بھی گرانٹ ملتی ہے اس کی میٹنگ ہوتی ہے اور اس میں سب ممبران کو بلایا جاتا ہے اور اس کے بعد فنڈز مختلف تنظیموں کو دیئے جاتے ہیں چونکہ میں بھی اس کی ممبر تھی جہاں تک مجھے اس کا علم ہے نہ اسکی میٹنگ ہوئی ہے

اور نہ اس کو فعال بنایا گیا ہے

مسٹر اسپیکر۔
کیا وزیر صاحب نے ناصر علی بلوچ صاحب کے سوال کا جواب دے دیا ہے ؟

وزیر زکوٰۃ۔
میں نے اس کا جواب دے دیا ہے شاید آپ کی توجہ اس طرف نہ تھی میں نے کہا ہے کہ کچھ کمیٹیاں دیہی علاقوں میں معطل رہی ہیں لیکن رقم کچھ مستحقین کو دی گئی ہے طلباء اس زمرے میں نہیں آتے ہیں

میر ناصر علی بلوچ۔
جناب والا ایک طرف تو وہ خود کہتے ہیں کہ یہ مرکزی حکومت کے احکام کے تحت معطل رہی ہیں، لیکن اس میں روا فراد کو کس مبلغ تین ہزار روپے بھی دیئے گئے ہیں حالانکہ زکوٰۃ کے مستحق تو یتیم اور نادار ہوتے ہیں اور غریب طلباء ہوتے ہیں کیا وزیر صاحب فرمائینگے کہ اب یہ کمیٹیاں کام کر رہی ہیں اور ہمارے علاقے کے لئے کیا دیا گیا ہے۔

وزیر زکوٰۃ۔
بلوچستان میں ہر جگہ زکوٰۃ تقسیم ہوتی ہے اور صرف کچھ دیہی کمیٹیاں معطل رہی ہیں اور ضلع زکوٰۃ کمیٹی بھی اس کی سفارش کر سکتی ہے طلباء بھی جو مستحق ہیں ایک خاص طریق کار کے تحت زکوٰۃ حاصل کر سکتے ہیں ان کو یہ رقم تقسیم کی گئی ہے صرف دیہی کمیٹیاں معطل رہی ہیں ان کو مرکزی حکومت کی ہدایت کے مطابق فنڈز ریلیز نہیں ہوئے تھے۔

مسٹر اسپیکر۔
ملک صاحب کیا آپ نے مسز نفیسہ عالیانی اور ناصر بلوچ صاحب کے سپلیمنٹری سوالات کا جواب دیدیا ہے

وزیر زکوٰۃ

جناب والا۔ میں نے جواب دیدیا ہے غالباً آپکی توجہ اس طرف نہیں تھی میں نے دیہی زکوٰۃ کمیٹیوں کے معطل کرنے کے بارے میں کہا تھا جہاں تک طلباء اور انفرادی طور پر کمیٹی کے چیئرمین طلباء کی تصدیق کرتے ہیں صرف دیہی کمیٹیاں معطل رہیں جنکی تعداد دو ہزار چھ سو کے لگ بھگ ہے۔

مسٹر ناصر علی بلوچ۔

(ضمنی سوال) جناب اسپیکر، ایک طرف تو آپ کہتے ہیں کہ ۱۹۸۵-۸۶ کے دوران مقامی زکوٰۃ کمیٹیاں صوبہ بھر میں مرکزی حکومت کے احکامات کے تحت معطل رہیں اسلئے انکے ذریعے مستحقین کو گذارہ الاؤنس کی ادائیگی نہیں ہوسکی سوال یہ ہے کہ زکوٰۃ کے مستحق طلباء بیواؤں اور یتیم لوگوں کو کس نے تجویز کیا؟ اور یہ کہ غریب نادار میں فرق کیا ہے؟ جبکہ آپنے دوسری طرف پوری لسٹ دیدی ہے کہ اتنے اتنے روپے دئے گئے؟ سوال یہ ہے کہ ہمارے علاقے میں کیا دیا گیا۔

وزیر زکوٰۃ۔

میں معزز رکن کے علم میں لانا چاہتا ہوں کہ صوبائی سطح پر زکوٰۃ تقسیم ہوتی ہے اگر وہ اپنے علاقے کا جواب چاہتے ہیں تو براہ مہربانی مجھے نیا سوال دیں۔

دوسری بات دیہی کمیٹیوں سے متعلق ہے تو ضلعی زکوٰۃ کمیٹی کے چیئرمین کا تقرر الیکشن کے ذریعے ہوتا ہے اور یہ سلسلہ معطل رہا انفرادی طور پر طلباء کے وظائف اور نادار لوگوں کی تصدیق کے بعد ادائیگی کی جاتی رہی ہے جیسا کہ میں نے پہلے کہا تقریباً چھبیس سو کی تعداد میں کمیٹیاں معطل رہیں تاہم، ہم نے ابھی ان کو اس کے پیسے ریلیز کر دیئے ہیں۔

مسٹر اسپیکر۔ اگلا سوال۔

٭۳۱۸، میر عبدالکریم نوشیروانی

کیا وزیر سماجی بہبود ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے گداگری کے خاتمے کے لئے ایک سکیم شروع کی تھی۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو اس سکیم کے تحت کتنے گداگروں کو گداگری کی لعنت

سے چھٹکارہ دلایاگیا ہے، اوران کی بحالی کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں، تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر سماجی بہبود۔

درست ہے۔

مورخہ ۱۲ جولائی ۱۹۸۶ کو انسداد گداگری کے قانون مجریہ ۱۹۵۸ کے تحت گداگری کے خلاف مہم شروع کی گئی ۲۰ اکتوبر ۱۹۸۶ تک ۵۲ گداگر جن میں ۴۱ مرد و ۹ خواتین اور ۲ بچے شامل ہیں گرفتار کئے گئے ان میں سے ۱۸ مرد ۲ خواتین اور ایک بچہ عدالت مجاز نے بری کر دیئے ۲ مرد اور ۲ خواتین ضمانت پر رہا کر دیئے گئے کہ وہ آئندہ بھیک نہیں مانگیں گے۔ ان میں سے ایک مرد کو عدالت سے قید کی سزا ہونے کے بعد جیل بھیج دیا گیا، اس وقت ۱۸ مرد ۵ خواتین اور ایک بچہ بحالی کے مرکز میں مقیم ہیں اور ۲ سول ہسپتال میں بیمار ہونے کی وجہ سے برائے علاج داخل ہیں۔

ان مراکز میں گداگروں کو خوردونوش پارچہ جات و دیگر ضروریات زندگی کے علاوہ ٹیلرنگ اور الیکٹرک وائرنگ کے ہنر میں تربیت کے انتظامات موجود ہیں اور عنقریب اس قسم کے دیگر شعبہ ہنر میں ان کی تربیت کے لئے انتظامات کئے جارہے ہیں علاوہ ازیں تعلیم بالغان اور دینی تعلیم کا انتظام بھی کیا گیا ہے

مسٹر اسپیکر:- اگلا سوال۔

۳۱۹٭ میر عبدالکریم نوشیروانی:-

کیا وزیر زکواۃ از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

سال ۸۶، ۱۹۸۵ کے دوران زکوٰۃ فنڈ سے کتنے زکوٰۃ کے مستحق طالب علموں، یتیموں، بیواؤں اور معذور افراد کی مدد کی گئی ہے اور کس حد تک تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر زکوٰۃ۔

دوران سال ۸۶۔ ۱۹۸۵ (۸۵۔۷۔۱ تا ۸۶۔۶۔۳۰) صوبائی زکوٰۃ فنڈ سے حسب ذیل رقم مختلف مدات کے تحت مستحق زکوٰۃ طلباء کو بطور وظائف نادار خواتین اور انکی بچیوں کی شادی بیاہ کے اخراجات، معذور افراد کو ٹرائی سائیکل اور پہیہ دار کرسیاں فراہم کرنے انفرادی طور پر نادار افراد کو مستقل طور پر بحال کرنے، صحت عامہ کے اداروں کے ذریعے مستحق

زکوٰۃ بیمار افراد کے علاج و معالجہ کے لئے انفرادی طور پر مستحق زکوٰۃ بیمار افراد کو علاج معالجہ کے لئے آفت زدگان کی بحالی اور رفاہی اداروں کے ذریعے مستحق زکوٰۃ افراد کی مختلف پیشوں میں بحالی کے لئے خرچ کی گئی ہے۔

	نام مد جس پر رقم خرچ کی گئی	افراد جو مستفیض ہوئے	رقم جو خرچ کی گئی
(۱)	مستحق زکوٰۃ طلبار کو جو مختلف سکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں میں زیر تعلیم ہیں بطور وظیفہ ادا کی گئی رقم۔	۱۰۹،۲۹۴ طلبار ۷۷۴ تعلیمی اداروں کے ذریعے	۱،۳۶،۲۵،۷۷۵/- ۱ کروڑ
(۲)	مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کی سفارش پر انفرادی طور پر مستقل بحال کئے گئے افراد	۲۲۹ (اس میں مرد، خواتین اور یتیم بچے شامل ہیں)	۷،۵۰،۰۰۰/- ۷ لاکھ
(۳)	نادار بچیوں کی شادی بیاہ کے موقع پر جہیز کے لئے دیئے گئے اخراجات فی کس -/۲،۵۰۰ روپے۔	۱۸۷ بچیاں	۴،۶۷،۵۰۰/- ۴ لاکھ
(۴)	رفاہی و سماجی بہبود کے اداروں میں زیر تربیت مستحق زکوٰۃ افراد کو بطور ۲۰ روپے ماہوار گذارہ الاؤنس اور ان کے لئے مختلف پیشوں میں تربیت کے لئے خام مال کی خرید پر خرچ کی گئی رقم۔	۶۱۰ (اس میں یتیم بچے، بیوہ عورتیں اور دوسرے نادار افراد بھی شامل ہیں۔)	۱۳،۹۲،۷۷۵/- ۱۳ لاکھ
(۵)	صحت عامہ کے اداروں کے ذریعے مستحق زکوٰۃ بیمار افراد کے علاج معالجہ کے لئے ادویات، خون اور خصوصی خوراک کی مصنوعی اعضاء کی فراہمی کے لئے ادا کی گئی رقم	مستفیض ہونے والے افراد کی تعداد ابھی طبی اداروں نے فراہم نہیں کی۔	۴۹،۸۴،۶۰۷/- ۴۹ لاکھ
(۶)	صوبے سے باہر مستحق زکوٰۃ افراد کو	۲۹۰ افراد	

	نام مد جس پر رقم خرچ کی گئی	افراد جو مستفیض ہوئے	رقم جو خرچ کی گئی
	علاج معالجہ کے لئے میڈیکل سپرنٹنڈنٹ صاحبان کی سفارش پر ادا کی گئی رقم	اس میں مرد خواتین اور بچے شامل ہیں	۲٬۲۶٬۸۸۰/- لاکھ
(۷)	معذور افراد کو ٹرائی سائیکل اور پہیہ دار کرسیاں مہیا کرنے پر خرچ کی گئی رقم	۱۱۳ افراد	۱٬۱۱٬۱۴۴ لاکھ
(۸)	آفت زدگان از سیلاب آتش زدگی زلزلہ سے متاثر ہونے والے افراد کی فوری امداد کے طور پر ادا کی گئی رقم	۳۴۲ افراد اس میں مرد بچے اور عورتیں سب شامل ہیں	۴٬۵۵٬۹۰۰/- لاکھ

آغا عبدالظاہر۔
جناب اسپیکر معزز وزیر صاحب نے فرمایا ہے کہ "انفرادی طور پر نادار افراد کو مستقل طور پر بحال کرنے" یہاں نادار افراد کی تشخیص کس طرح ہوتی ہے کہ یہ نادار ہے نادار تو اس ملک میں بہت زیادہ ہیں۔

وزیر زکوٰۃ۔
جناب والا۔ ہمارا طریقہ کار یہ ہوتا ہے جو بھی نادار مرد یا عورت ہو وہ اپنے محلے کی کمیٹی کے چیئرمین سے تصدیق کراتا ہے جس حلقے میں وہ رہتا ہو پھر چیئرمین ڈسٹرکٹ کونسل اس کی تصدیق کرتا ہے پوری تشخیص کرنے کے بعد اس کو رجسٹر کیا جاتا ہے اور چیک کی صورت میں ان کو امداد دی جاتی ہے۔

مسٹر اسپیکر:۔ اگلا سوال مسٹر ارجن داس بگٹی کا ہے۔

نمبر ۲۷۶، مسٹر ارجن داس بگٹی:۔
کیا وزیر اوقاف ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ
(الف) حکومت بلوچستان اوقاف کے تحت صوبے میں کتنی مساجد مزارات اور دیگر تاریخی عمارات کی

دیکھ بھال کر رہی ہے اور ان سے سالانہ کس قدر آمدنی حاصل ہو رہی ہے نیز کیا حکومت دینی تعلیم کے فروغ کے لئے سرکاری سطح پر ضلع وار دینی درس گاہیں، کالج کھولنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

(ب) اقلیتی مذہبی متبرک تاریخی مقامات مثلاً ہنیگاخ، تیرتھ، لسبیلہ کالی دیوی، مندر، تلات مہاریوسادھو گی متونگ اور گرونانک مندر، اہڑی کی دیکھ بھال پر کس قدر رقم خرچ کی گئی ہے۔

(ج) اگر اب تک مذکورہ بالا پر توجہ نہیں دی گئی ہے تو کیا حکومت آئندہ اقلیتی متبرک مقامات کی دیکھ بھال کے لئے رقم مخصوص کرنے کی تجویز پر غور کرے گی؟

وزیر اوقاف۔

محکمہ اوقاف نے مندرجہ ذیل مساجد کو وقف قرار دیکر اپنے تحویل میں لیا ہے۔

(۱) مسجد سفیر میکانگی روڈ کوئٹہ۔
(۲) مسجد شاہ زمان روڈ کوئٹہ۔
(۳) مسجد سیٹھ عبدالستار کوئٹہ۔
(۴) انجمن اسلامیہ جامع مسجد، مسجد روڈ کوئٹہ۔
(۵) مسجد طیبہ بروری روڈ کوئٹہ۔
(۶) انجمن اسلامیہ عیدگاہ طوغی روڈ کوئٹہ۔
(۷) جامع مسجد مسلم باغ اور
(۸) ٹاؤن مسجد اوستہ محمد۔

محکمہ اوقاف نے صوبے میں کسی بھی مزار کو اپنی تحویل میں نہیں لیا تاریخی عمارات (صحبت سرائے بسی و چھٹ پٹ) کو محکمہ اوقاف نے وقف جائیداد قرار دینے کے سلسلے میں نوٹیفکیشن جاری کر دیئے ہیں لیکن عملی طور پر ان کے انتظامات متعلقہ میونسپل ٹاؤن کمیٹی کے سپرد ہیں۔

جائیداد سے آمدنی۔

سفیر مسجد میکانگی روڈ سے تقریباً مبلغ ۷ ہزار روپے سالانہ اور مسجد شاہ زمان روڈ سے تقریباً ۵ ہزار روپے سالانہ آمدنی ہوتی ہے۔ علاوہ ازیں عیدگاہ طوغی روڈ کی جائیداد سے سالانہ آمدنی تقریباً ۲۰۰۰/- روپے ہوتی ہے۔

جنہیں متعلقہ تحصیلدار جمع کر کے چیف ایڈمنسٹریٹر اوقاف کے بینک اکاؤنٹ میں جمع کرتے ہیں جامع مسجد مسجد روڈ کوئٹہ مسجد سیٹھ عبدالستار، اور مسجد طلبہ پرورش روڈ کوئٹہ کے انتظامی و مالی امور کے لئے کمیٹیاں قائم ہیں ان کی جائیداد سے جو آمدنی ہوتی ہے انہیں کمیٹیوں کی جانب سے کھولے گئے اکاؤنٹس میں جمع کیا جاتا ہے جن سے ضروری اخراجات پورے کئے جاتے ہیں۔

صوبوں میں معیاری دینی درس گاہیں قائم کرنے کی کوئی تجویز فی الحال ہمارے زیر غور نہیں ہے۔

(ب) و (ج) یہ تمام املاک متروکہ وقف جائیداد کے زمرے میں آتی ہیں اور ان کی دیکھ بھال مرکزی متروکہ ٹرسٹ جائیداد بورڈ کے ذمہ ہے۔

مسٹر ارجن داس بگٹی۔

(ضمنی سوال) جناب اسپیکر میں وزیر موصوف سے گذارش کرونگا کہ جیسے مجھے جزو (ب) اور جزو (ج) کے جوابات سے نوازا گیا ہے میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ہمارے مذہبی مقامات جو تاریخی اور متبرک حیثیت رکھتے ہیں مثلاً ہنگلاج تیرتھ لسبیلہ، کالی دیوی مندر قلات اور مہاریو سادھو جوگی مستونگ وغیرہ کا تعلق اوقاف سے نہیں ہے اور یہ وقف بورڈ برائے متروکہ جائیداد حکومت پنجاب لاہور کے تحت ہے جناب والا اس سلسلے میں صوبائی حکومت ہماری کیا مدد کر سکتی ہے؟ کیونکہ لاکھوں زائرین بیرون ممالک اور خصوصاً ہمسایہ ممالک سے یہاں آتے ہیں۔ وزیر موصوف کو بخوبی اسکا علم ہوگا۔

وزیر اوقاف۔

میں نے عرض کیا کہ اسکا تعلق مرکزی حکومت سے ہے اور ان سے ہماری بات چل رہی ہے۔ ہمارا اخلاقی اور مذہبی فرض ہے کہ کسی بھی مذہبی درسگاہ مندر وغیرہ کو نظرانداز نہ کیا جائے ہم نے صوبائی سطح پر اس سلسلے میں کوآپریشن کی ہے۔ میٹنگ میں فیڈرل وزیر متعلقہ سے ارجن داس بگٹی صاحب اور بشیر مسیح صاحب کی موجودگی میں یہ بات انکے علم میں ہم نے لائی اور مرکزی حکومت سے استدعا کی کہ فنڈ مہیا کیا جائے۔

اس کے علاوہ ہم ہر سطح پہ کوآپریشن کرتے رہے ہیں اور آئندہ بھی کرتے رہیں گے

مسٹر ارجن داس بگٹی

وزیر صاحب نے فرمایا میٹنگ ہوئی۔ واقعی میٹنگ ہوئی ہے اور اسمیں یہ طے پایا تھا کہ پچاس لاکھ روپے مرکزی حکومت کی طرف سے مرمت آرائش وزیبائش تاریخی ومتبرک مقامات کے لئے دیئے جائینگے لیکن اب تک اسکو عملی صورت نہیں دیگئی۔ میں گذارش کرونگا کہ کیا ہمارے معزز وزیر صاحب اس معزز ایوان میں ہمیں حوصلہ دیں گے۔ جناب والا۔ کیا یہ درست نہیں کہ ہر سال ہزاروں کی تعداد میں ہمارے تاریخی اور مذہبی مقامات کی زیارت کے لئے زائرین آتے ہیں اگر ہمارے یہ متبرک عمارات خستہ حالت میں ہونگی تو یہ ایک اچھا تاثر نہیں ہوگا۔ باہر سے آنے والوں کے لئے۔

وزیر اوقاف ومذہبی امور

جناب والا! میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ ہر مذہب کے متبرک اور تاریخی ادارے ہمارے لئے برابر ہیں ہمیں ہر مذہب اور فرقہ کا خیال ہے ہمارے لئے وہ بھی وہ مذہبی ادارے ہیں اس کے علاوہ مذہبی اداروں کا تحفظ کرنا ہمارا مذہبی فرض ہے انہوں نے بھی مرکزی حکومت کے نمائندہ سے خود ملاقات کی تھی اور ہم نے استدعا کی تھی کہ پچاس لاکھ روپے ریلیز کئے جائیں اب ہم جا رہے ہیں اور انشاءاللہ ان کے اس کیس کو انہیں یاد دلائینگے میں پورا یقین دلاتا ہوں۔

مسٹر ارجن داس بگٹی۔ شکریہ۔

میر عبدالکریم نوشیروانی۔

ضمنی سوال / جناب اسپیکر یہاں انجمن اسلامیہ طوغی روڈ کے بارے میں لکھا ہے کہ یہ گورنمنٹ کی ملکیت ہے لیکن مجھے معلوم ہے کہ یہ قائداعظم کے وقت سے انجمن کے تحت تھی یہ کس طرح حکومت کی ملکیت ہوگئی ہے ؟

وزیر اوقاف۔ میں معزز رکن کا سوال نہیں سمجھا۔

میر عبدالکریم نوشیروانی

میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ انجمن اسلامیہ پر کیسے قبضہ کر لیا گیا ہے طوغی روڈ پر واقع یہ

عیدگاہ حکومت کی ملکیت بن گئی۔

وزیر اوقاف۔

جناب اسپیکر جواب درست ہے۔ یہ حکومت کی ملکیت ہے
۱۹۷۹ء میں جاری کیے گئے ایک سرکاری نوٹیفکیشن کے ذریعے یہ صوبائی حکومت کی ملکیت ہے
اور آئندہ بھی رہے گی البتہ اس کے انتظام کو چلانے کے لئے ڈپٹی کمشنر صاحب کی زیر صدارت
ایک کمیٹی تشکیل دے گئی ہے جو اسکی دیکھ بھال کرتی ہے دراصل یہ اوقاف کی ملکیت ہے۔

نمبر ۳۲۴۔ سردار میر چاکر خان ڈومکی۔

کیا وزیر زکوٰۃ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:

(الف) سال ۱۹۸۳ء سے اب تک ضلع وار زکوٰۃ چیئرمینوں کو مستحقین زکوٰۃ کے لیے کتنی رقم مہیا کی گئی ہے اور یہ رقم فی کس کتنی دی گئی ہے نیز کتنے مستحقین زکوٰۃ کو روزگار فراہم کیا گیا ہے ؟

(ب) سال ۱۹۸۳ سے اب تک ضلع وار کتنے دینی مدارس کی کس قدر امداد زکوٰۃ فنڈ سے کی گئی ہے نیز ضلع وار کونسے کونسے رفاہی ادارے قائم کیے گئے ہیں ؟

(ج) سال ۱۹۸۳ء سے اب تک ضلع وار پرائمری مڈل اور ہائی سکولوں کے کتنے طلباء کو زکوٰۃ فنڈ سے کسقدر وظائف دیئے گئے ہیں نیز کالج کے طلباء کو دی گئی وظائف کی تفصیل سے بھی آگاہ فرمائیں ؟

وزیر زکوٰۃ۔

(الف) صوبائی زکوٰۃ فنڈ سے مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کو ۱۹۸۳ سے لیکر ماہ اکتوبر ۱۹۸۶ تک جو رقوم ارسال کی گئی ہیں ان کی ضلع وار تفصیل ملاحظہ ہو ضمیمہ "الف" پر جہاں تک ان مستحقین کی تعداد جنہیں روزگار فراہم کیا گیا ہے کا تعلق ہے چونکہ یہ رقم مقامی زکوٰۃ کمیٹیاں براہ راست تقسیم کرتی ہیں اور ان کی مکمل تفصیل بھی ان کے پاس درج ہے لہٰذا ان کی مستحقین صحیح تعداد فراہم کرنے کے لئے مقامی زکوٰۃ کو بتوسط چیئرمین ضلع زکوٰۃ کمیٹیاں ہدایات جاری کر دی گئی ہیں۔

(ب) صوبائی زکوٰۃ فنڈ سے دینی مدارس کو سال ۱۹۸۳ء سے ماہ اکتوبر ۱۹۸۶ء تک جو رقوم زکوٰۃ فنڈ سے فراہم کی گئی ہیں ان کی ضلع وار تفصیل ملاحظہ ہو ضمیمہ "ب" رفاہی اداروں سے متعلق سوال واضح نہیں ہے۔

(ج) صوبائی زکوٰۃ فنڈ سے مستحق زکوٰۃ طلباء کو سال ۱۹۸۳ سے ۳۰ ستمبر ۱۹۸۶ تک جو رقوم زکوٰۃ فنڈ سے مہیا کی گئی ہیں ان کو ضلع وار تفصیل ضمیمہ "ج" پر ملاحظہ ہو۔

ضمیمہ الف م صوبائی زکوٰۃ فنڈ سے مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کو سال ۱۹۸۳ء سے لیکر ماہ اکتوبر ۱۹۸۶ء تک فراہم کردہ رقوم کی ضلع وار تفصیل

نمبر شمار	نام ضلع	مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کی تعداد	کل رقم
۱	۲	۳	۴
۱۔	کوئٹہ	۱۷۳	۷،۶۹۸،۵۰۰/-
۲۔	پشین	۲۹۳	۱۱،۱۶۲،۲۰۰/-
۳۔	چاغی	۶۳	۳،۱۱۰،۶۰۰/-
۴۔	ژوب	۱۸۱	۸،۸۰۹،۵۰۰/-
۵۔	لورالائی	۲۳۹	۱۰،۷۸۵،۶۰۰/-
۶۔	سبی	۸۳	۳،۷۳۲،۱۰۰/-
۷۔	کوہلو	۵۱	۲،۵۱۶،۸۰۰/-
۸۔	ڈیرہ بگٹی	۵۵	۲،۱۵۷،۷۰۰/-
۹۔	کچھی	۱۸۲	۸،۱۹۲،۱۰۰/-
۱۰۔	نصیر آباد	۲۸۵	۱۲،۹۱،۷۰۰/-
۱۱۔	خضدار	۲۳۶	۱۰،۶۱۵،۱۰۰/-
۱۲۔	قلات	۱۶۰	۸،۱۳۹،۱۰۰/-
۱۳۔	لسبیلہ	۱۳۰	۵،۵۵۳،۲۰۰/-
۱۴۔	خاران	۱۰۳	۳،۲۲۶،۰۰۰/-
۱۵۔	تربت	۲۳۰	۱۰،۳۸۹،۱۰۰/-
۱۶۔	پنجگور	۸۹	۳،۲۵۵،۸۰۰/-
۱۷۔	گوادر	۶۰	۲،۸۸۱،۷۰۰/-
	میزان کل	۲۶۱۶	۱۱۶،۳۳۵،۸۰۰/-

ضمیمہ (ب-۱) صوبائی زکوٰۃ فنڈ سے دینی مدارس کو سال ۱۹۸۳ء سے لیکر ماہ اکتوبر ۱۹۸۶ء تک فراہم کردہ رقوم ضلع وار تفصیل

نمبر شمار	نام ضلع	دینی مدارس کی تعداد	کل رقم
۱	۲	۳	۴
۱	کوئٹہ	۳۲	۱,۷۳۶,۶۰۰/-
۲	پشین	۱۸	۳۰۹,۸۰۰/-
۳	ژوب	۲۴	۱,۱۳۳,۶۰۰/-
۴	لورالائی	۳۷	۱,۰۷۹,۴۰۰/-
۵	چاغی	۲۱	۸۹۴,۴۰۰/-
۶	کچھی	۲۱	۵۱۷,۶۰۰/-
۷	سبی	۱۸	۷۰۰,۸۰۰/-
۸	نصیر آباد	۱۰	۲۶۲,۰۰۰/-
۹	ڈیرہ بگٹی	۱	۵,۰۰۰/-
۱۰	کوہلو	—	—
۱۱	قلات	۲۲	۸۵۶,۶۰۰/-
۱۲	خضدار	۵۱	۱,۷۶۵,۲۰۰/-
۱۳	خاران	۱۵	۶۴۷,۴۰۰/-
۱۴	لسبیلہ	۳	۱۵۶,۸۰۰/-
۱۵	تربت	۶	۱۱۸,۰۰۰/-
۱۶	پنجگور	۷	۵۸۴,۸۰۰/-
۱۷	گوادر	۲	۳۷,۴۰۰/-
	میزان کل	۲۸۸	۱۰,۸۰۵,۴۰۰/-

ضمیمہ ۲۶ صوبائی زکوٰۃ فنڈ سے مختلف تعلیمی اداروں کو دی گئی رقوم کی تفصیل

نمبر شمار	نام ضلع	تعداد طلباء کالجز	تعداد طلباء ہائی سکول	تعداد طلباء مڈل سکولز	رقم از ۱۹۸۳ تا ۳۰-۹-۸۴	جملہ ادا شدہ رقم
۱	کوئٹہ	۷۰۲	ـ	ـ	۱۵،۲۹،۳۹۴	۳۰،۷۴،۲۱۴
	ـ	ـ	۱۰۸۱	ـ	۱۲،۱۳،۸۸۰	
	ـ	ـ	ـ	۳۵۸	۳،۱۹،۹۴۰	
۲	پشین	۷۹۱	ـ	ـ	۱۹،۰۳،۴۳۰	
		ـ	۱۰۶۴	ـ	۲۱،۱۸،۲۲۰	۴۴،۷۸،۹۷۰
		ـ	ـ	۳۹۶	۳،۵۶،۳۲۰	
۳	ژوب	۶۴۸	ـ	ـ	۱۵،۰۶،۱۲۰	
		ـ	۳۱۷	ـ	۳،۹۵،۱۳۰	۲۳،۵۳،۶۲۰
		ـ	ـ	۳۸۳	۳،۵۲،۳۶۰	
۴	لورالائی	۲۵۰	ـ	ـ	۱۰،۰۵،۵۱۰	
		ـ	۱۹۰	ـ	۳،۷۳،۸۰۰	۱۶،۳۷،۵۵۰
		ـ	ـ	۱۷۲	۱،۵۸،۲۴۰	
۵	چاغی	۲۳۳	ـ	ـ	۶،۱۰،۸۵۰	
		ـ	۱۵۰	ـ	۱،۳۳،۰۰۰	۸،۸۶،۳۵۰
		ـ	ـ	۱۵۵	۱،۴۲،۶۰۰	
۶	کچھی	۲۵۳	ـ	ـ	۷،۲۳،۹۲۰	
		ـ	۱۲۸		۱،۳۹،۰۰۰	
		ـ	ـ	۳۹	۳۵،۸۸۰	۸،۹۸،۸۰۰

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
۷۔	سبی	۱۸۰	–	–	۵،۱۲،۵۶۰	
		–	۳۸۳	–	۳،۸۰،۰۲۰	۱۱،۷۸،۴۳۰
		–	–	۲۰۲	۱،۸۵،۸۴۰	
۸۔	نصیرآباد	۵۹۹	–	–	۱۴،۶۲،۰۳۰	
			۱۳۴۸	–	۱۶،۲۱،۲۶۰	۳۶،۲۱،۴۹۰
		–	–	۵۸۵	۵،۳۸،۲۰۰	
۹۔	کوہلو	۱۰۰	–	–	۲،۵۲،۵۷۰	
		–	۳۵۲	–	۳،۹۷،۵۸۰	۸،۱۸،۵۱۰
		–	–	۱۸۳	۱،۶۸،۳۶۰	
۱۰۔	ڈیرہ بگٹی	۳۰	–	–	۱،۳۸،۹۰	
		–	۱۰۷	–	۱،۰۹،۳۴۰	۳،۱۶،۳۴۰
		–	–	۷۳	۶۸،۰۸۰	
۱۱۔	قلات	۳۹۷	–		۱۲،۴۶،۵۳۰	
		–	۶۷۸		۷،۳۵،۹۳۰	۲۳،۹۱،۸۶۰
		–	–	۳۳۸۵	۴،۰۹،۳۰۰	
۱۲۔	خضدار	۴۳۱	–	–	۱۳،۵۷،۴۸۰	
		–	۹۳۵	–	۹،۹۳،۵۶۰	۲۳،۵۱،۰۴۰

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
۱۳ر	خاران	۱۶۲	-	-	۳ر۳۳ر۶۰۰	
		-	۶۲۶	-	۷ر۴۲ر۴۴۱	۱۶ر۳۷ر۲۴۱
		-	-	۶۱۰	۵ر۶۱ر۲۰۰	
۱۴ر	لسبیلہ	۳۹	-	-	۲ر۱۱ر۶۵۰	
		-	۲۵۰	-	۱ر۸۵ر۴۴۰	۵ر۰۴ر۵۷۰
		-	-	۱۱۹	۱ر۰۷ر۴۸۰	
۱۵ر	پنجگور	۲۷۱	-	-	۶ر۹۰ر۳۲۰	
		-	۱۶۵	-	۲ر۹۵ر۴۰۰	۱۱ر۴۴ر۱۸۰
		-	-	۱۸۳	۱ر۵۸ر۳۶۰	
۱۶ر	گوادر	۳۵	-		۱ر۶۰ر۲۵۰	
		-	۵۰	-	۶۰ر۶۰۰	۲ر۳۴ر۶۵۰
		-	-	۱۵	۱۳ر۸۰۰	
۱۷ر	تربت	۳۱۸	-	-	۸ر۲۳ر۰۰۰	
		-	۶۲۸۰	-	۷ر۴۸ر۰۸۰	۱۹ر۶۸ر۵۲۰
		-	-	۳۳۲	۳ر۹۷ر۴۴۰	

مسٹر اسپیکر:- اگلا سوال مسٹر نصیر احمد باچا صاحب کا ہے وہ اپنا سوال دریافت کریں۔

نمبر ۲۳۶ مسٹر نصیر احمد باچا۔

کیا وزیر زکوٰۃ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پہلے چمن میں بیواؤں اور عزیبوں میں سلائی مشین اور نقد رقم تقسیم کی جاتی تھی

(ب) اگر جز (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو اب یہ امداد کیوں ختم کردی گئی تفصیل دی جائے

وزیر زکوٰۃ۔

(الف) درست ہے۔

(ب) ان مستحقین میں سلائی مشینیں تقسیم کی جاتی ہیں جو محکمہ زکوٰۃ سماجی بہبود کے زیر اہتمام قائم کردہ تربیت و بحالی کے مرکز برائے مستحقین زکوٰۃ میں سلائی کڑھائی کی تربیت مکمل کرچکی ہوں گذشتہ سال ۸۶-۱۹۸۵ کے دوران تربیت مکمل کرنے کے بعد ۲۵ مستحقین خواتین کو مشینیں ماہ فروری ۱۹۸۶ تک دی گئی ہیں۔

تیسری سہ سالہ مدت کے لئے زکوٰۃ کمیٹیوں کے انتخابات وفاقی حکومت کے احکامات کے تحت ملتوی کر دیئے گئے تھے اس لئے اس دوران مستحقین زکوٰۃ کو گذارہ الاؤنس/بحالی کے لئے امداد نہیں دیجا سکی وفاقی حکومت نے حال ہی میں ان کمیٹیوں کے انتخابات کرانے کی اجازت دی ہے اب صوبہ بھر میں ۲۷۱۶ مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کو ۱۲ ویں اور ۱۳ ویں اقساط کی رقم مبلغ ۳ کروڑ تیس لاکھ روپے منتقل کیجا چکی ہے۔ اور انہیں ہدایت کی گئی ہے۔ کہ وہ قواعد کے تحت علاقہ کے مستحقین کو گذارہ الاؤنس/بحالی امداد فراہم کریں۔

مسٹر نصیر احمد باچا۔

(ضمنی سوال) جناب اسپیکر وزیر صاحب نے فرمایا ہے کہ جن مستحقین کو سلائی مشینیں ملتی ہیں وہ پہلے سلائی کڑھائی کی تربیت مکمل کرتی ہیں تو جناب کیا سلائی کڑھائی کی تربیت کے بغیر سلائی مشینیں نہیں مل سکتیں ؟

وزیر زکوٰۃ، حج و اوقاف۔

جناب والا، زکوٰۃ کا طریقہ کار یہ ہوتا ہے کہ ہمارے جو

ادارے ہیں انہیں ہم پیسے ریلیز کرتے ہیں تو وہ ان لوگوں کو جو تربیت مکمل کرکے فارغ ہوتے ہیں انہیں مشینیں کپڑا اور کچھ پیسے دیتے ہیں جہاں تک عام آدمی کو سلائی مشین دینے کا تعلق ہے تو وہ زکوٰۃ سے نہیں دی جاتی ہے۔

مسٹر نصیر احمد باچا۔ جناب والا، پہلے تو ہمارے علاقے کے غریب لوگوں کو پیسے اور مشینیں دی جاتی تھیں لیکن اب نہیں دی جاتی ہیں

وزیر زکوٰۃ و حج جناب والا مرکزی حکومت غیر تربیت یافتہ لوگوں کو مشینیں دے سکتی ہے لیکن صوبائی حکومت ان کی تقسیم میں مداخلت نہیں کرتی۔

مسٹر نصیر احمد باچا جناب والا جہاں تک نقد رقم کا تعلق ہے تو یہ ہمارے علاقے میں کسی کو نہیں دی گئی جب کوئی سائل درخواست دیتا ہے چیئرمین کہتے ہیں کہ سیکرٹری کے آفس جائیں سیکرٹری کے آفس والے کہتے ہیں کہ منسٹر کے پاس جائیں اور منسٹر والے واپس چیئرمین کے پاس بھیج دیتے ہیں یہ سلسلہ جاری رہتا ہے جس سے بیچارہ سائل بوڑھا ہو جاتا ہے (تالیاں)

وزیر زکوٰۃ و حج۔ معزز رکن کا میں مشکور ہوں مجھے اس بات سے خوشی ہوئی اور ہم ہر ممبر اسمبلی کو یہ دعوت دیتے ہیں کہ وہ ہماری خامیوں کی نشاندہی کریں۔ دوران اسمبلی ہم پر سوال کریں اس کا ہم جواب دیں اس کے ساتھ ساتھ میں یہ وضاحت کرنا چاہونگا کہ جب سے ہماری صوبائی حکومت آئی ہے اس نے محکمہ کو رقومات ریلیز کی ہیں اس کے ساتھ محکمہ کو ہم نے یہ بھی ہدایت جاری کی ہے کہ ہمارے ممبران اسمبلی اس کی دیکھ بھال اور چیکنگ ہر وقت کر سکتے ہیں اس کے علاوہ بھی اگر کسی قسم کی خرابی ہو تو ہمیں اسکی رپورٹ کر سکتے ہیں۔

مسٹر اسپیکر۔ اگلا سوال

نمبر ۳۴۷۔ مسٹر نصیر احمد باچا۔

کیا وزیر زکوٰۃ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

چمن کے کون کونسے علاقے کے دینی مدرسوں کو زکوٰۃ فنڈ سے امداد دی گئی تفصیل دی جائے۔

وزیر زکوٰۃ۔

دینی مدارس کو زکوٰۃ فنڈ سے علاقوں کی نسبت سے امداد نہیں دی جاتی البتہ سب ڈویژن چمن میں قائم دینی مدارس کو نظام زکوٰۃ کے آغاز سے اب تک دی گئی رقوم کی تفصیل درج ذیل ہے۔

۱۔	مدرسہ عربیہ ولید تعلیم القرآن مال روڈ چمن	۴۰،۰۰۰/- روپے
۲۔	مدرسہ عربیہ تعلیم اسلام نزد عیدگاہ چمن	۳۷،۲۰۰/- روپے
۳۔	مدرسہ دار العلوم ریلوے جامع مسجد چمن	۲۱،۰۰۰/- روپے
۴۔	مدرسہ جامع مسجد قدیم چمن	۱۸،۰۰۰/- روپے
۵۔	مدرسہ محمدیہ تعلیم القرآن چمن	۱۵،۰۰۰/- روپے
	میزان کل	۱۳۱،۲۰۰/- روپے

مسٹر اسپیکر۔ اگلا سوال مسٹر ارجن داس بگٹی کا ہے

نمبر ۲۷۰۔ مسٹر ارجن داس بگٹی۔

کیا وزیر مال ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) صوبہ بلوچستان میں گذشتہ سیلاب سے کتنا مالی وجانی نقصان ہوا اور اس میں کتنی آبادی متاثر ہوئی ضلع وار تفصیل دی جائے۔

(ب) سیلاب زدگان کے لئے کس قدر امدادی رقم مختص کی گئی ہے اور اب تک کتنے متاثرہ خاندانوں

میں ضلع وار کس قدر امدادی رقم اور کس کی نگرانی میں تقسیم کی گئی ہے۔
(ج) اگر جزو اب، کا جواب نفی میں ہے تو اس کی وجوہات کیا ہیں نیز سیلاب سے متاثرہ کون کون سے علاقے آفت زدہ قرار دیئے گئے ہیں۔

وزیر مال۔

اس سلسلے میں ہم نے تمام ڈویژنل کمشنر صاحبان اور ڈپٹی کمشنر صاحبان کو لکھا ہے کہ ہمیں تفصیلی رپورٹ بھیجوائیں جونہی رپورٹیں موصول ہوئیں اسمبلی کے سامنے پیش کی جائیں گی۔
اس سلسلے میں ہم نے مبلغ ۱۸ لاکھ روپے صوبہ بھر کے سیلاب زدگان کی امداد کے لئے ڈویژنل کمشنر صاحبان کو بھیجوا دیئے ہیں جن کی ڈویژن وار تقسیم اس طرح ہے۔

۱۔	کوئٹہ ڈویژن	۴ لاکھ
۲۔	سبی " "	۸ لاکھ
۳۔	قلات " "	۲ لاکھ
۴۔	مکران " "	۲ لاکھ
۵۔	لورالائی " "	۲ لاکھ
	ٹوٹل	۱۸ لاکھ

(ب) جہاں تک متاثرہ خاندانوں میں ضلع وار تقسیم اور نگرانی کا تعلق ہے اس سلسلے میں عرض ہے کہ ہم نے تمام ڈویژنل کمشنر صاحبان اور ڈپٹی کمشنر صاحبان کو لکھا ہے کہ ہمیں تفصیلات سے آگاہ کریں جہاں تک نگرانی کا تعلق ہے اس سلسلے میں ڈپٹی کمشنر صاحبان نگرانی خود کرتے ہیں۔
(ج) اس کا جواب جزو (ب) میں دیا جا چکا ہے۔ جہاں تک سیلاب زدہ علاقوں کو آفت زدہ قرار دیئے جانے کا تعلق ہے صوبہ بھر میں کسی علاقے کو آفت زدہ قرار نہیں دیا گیا ہے نہ ہی کسی سے اس طرح کا مطالبہ ہوا ہے۔

مسٹر ارجن داس بگٹی۔

جناب والا، میں یہ ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں جس طرح ہمارے وزیر صاحب نے فرمایا کہ ڈپٹی کمشنر خود کیا کرتے ہیں جناب والا، لوگوں کی رسائی عوامی نمائندوں تک ہی ہوتی ہے کیا ہمیں اس میں شامل

کیا جانا متوقع نہیں ہے ؟

وزیر مال میر عبدالنبی جمالی

یہ کار خیر ہے بالکل ہم اس میں آپ کو شامل کرنے کو تیار ہیں آپ کا علاقہ ہو گا آپ جو رپورٹ دیں گے ہم اس کے مطابق ڈپٹی کمشنر کو پابند کریں گے آپ دونوں مل کر رپورٹ دیں ہم عمل کرنے کو تیار ہیں۔

مسٹر اسپیکر۔ اگلا سوال۔

نمبر ۱۱۳۔ مسٹر ارجن داس بگٹی۔

کیا وزیر ٹرانسپورٹ از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پرائیوٹ ٹرانسپورٹرز مسافروں کو خاطر خواہ سہولیات فراہم نہیں کر رہے ہیں؟

(ب) اگر جز و (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت عوام کی سہولت کی پیش نظر دوسرے صوبوں کی طرح صوبہ بلوچستان میں بھی گورنمنٹ ٹرانسپورٹ سروس چلانے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر ٹرانسپورٹ۔

(الف) پرائیوٹ ٹرانسپورٹرز مسافروں کو خاطر خواہ سہولیات مہیا کرتے کے قانونی طور پر پابند ہیں اور خاطر خواہ سہولیات مہیا نہ کرنے کی صورت میں ان کے خلاف عدالتی چارہ جوئی کی جاتی ہے۔

(ب) سردست صوبہ بلوچستان میں دوسرے صوبوں کی طرح کے سرکاری بس سروس شروع کرنے کی کوئی تجویز زیر غور نہیں ہے۔

مسٹر ارجن داس بگٹی۔

جناب اسپیکر صاحب ہمارے معزز وزیر صاحب نے فرمایا ہے کہ ٹرانسپورٹرز مسافروں کو سہولیات مہیا کرتے کے لئے قانونی طور پر پابند ہیں یہاں معزز ایوان کے جتنے ساتھی ہیں اور وزیر صاحبان بیٹھے ہوئے ہیں وہ ٹرانسپورٹ کے متعلق بخوبی واقف ہیں کہ اس وقت ہمارے عوام کو ٹرانسپورٹ کی کتنی تکلیف ہے کیا اس چیز کی تحقیق کرنے کے لئے کوئی کمیٹیاں ہیں کہ

ہمارے ٹرانسپورٹر جتنی بسیں چلا رہے ہیں دہ جن چلا رہے ہیں، اس کی عوام کو تکلیف، تو نہیں ہے اگر وہ پابند ہیں تو ان کے لئے کیا قانون ہے ۔؟
کیا کبھی ان کے متعلق کسی قانون کا استعمال بھی کیا گیا ہے ۔

وزیر ٹرانسپورٹ

جناب والا، ہر ضلع اور ہر ڈویژن میں مجسٹریٹ مقرر ہوتے ہیں وہ جا کر چیک کرتے ہیں جب وہ دیکھتے ہیں جہاں زیادہ خرابی ہوتی ہے چالان کرتے ہیں اور اگر دیگر کوئی خرابی بسوں میں ہوتی ہے تو ان کا بھی چالان کرتے ہیں ان کے خلاف کارروائی ہوتی ہے اس کے ساتھ ہر قسم کی گاڑیوں کو چیک کیا جاتا ہے، میں نہیں سمجھتا ہوں کہ کسی قسم کی کوتاہی ہورہی ہے ہم اپنی طرف سے کوشش کررہے ہیں اور اگر آپ کے پاس کوئی نئی تجاویز ہیں وہ دے دیں ہم خوش آمدید کہیں گے ۔

مسٹر ارجن داس بگٹی ۔

مجھے یقین ہے مجسٹریٹ ضرور توجہ دے رہے ہونگے تاہم میں اپنی طرف سے اس سلسلے میں اپنے وزیر صاحب کی توجہ دلاتے ہوئے گذارش کرونگا کہ اس مسئلے پر توجہ دینی چاہیئے اور اس کے علاوہ جزو ب، میں جواب ہے کہ دوسرے صوبوں کی طرح سردست سرکاری بس سروس شروع کرنے کی کوئی تجویز زیر غور نہیں ہے میں گذارش کرتا ہوں کہ اس تجویز کو بھی سامنے لایا جائے عوام کو بہت سہولت ہوجائے گی ۔

وزیر ٹرانسپورٹ ۔

مجھے تو کوئی اعتراض نہیں ہے اگر آپ اپنے پٹھان بھائی اور بلوچ بھائی جو ٹرانسپورٹر ہیں ان کو منالیں اور وہ اعتراض نہ کریں میں یہی عرض کرونگا کہ آپ کے پاس جو کوئی تجویز ہے لکھ کر دیں ہم اس پر ضرور غور کریں گے اور اس کو اپنائیں گے ۔

مسٹر اسپیکر ۔

اگلا سوال سردار میر چاکر خان ڈومکی صاحب کا ہے ۔

نمبر ۳۴۴ سردار میر چاکر خان ڈومکی۔

کیا وزیر مال از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بلوچستان میں لورالائی اور نصیر آباد کے دو نئے ڈویژن کا قیام عمل میں لایا گیا ہے؟

(ب) اگر جز (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو لورالائی اور نصیر آباد کے نئے ڈویژنوں کی حد بندی کس طرح کی گئی ہے اور ہر دو نئے ڈویژن کن کن نئے ضلعوں، تحصیلوں اور سب تحصیلوں پر مشتمل ہیں۔ تفصیلات سے آگاہ فرمائیں۔

وزیر مال

الف) یہ حقیقت ہے کہ بلوچستان میں دو نئے ڈویژن لورالائی اور نصیر آباد کا قیام اس سال عمل میں لایا گیا ہے۔

(ب) لورالائی اور نصیر آباد ڈویژنوں کی حد بندی ذیل ہے۔

۱۔ لورالائی ڈویژن

۱۔ موجودہ لورالائی ضلع جس میں موجودہ چھ درج ذیل تحصیل اور سب تحصیل شامل ہیں۔

۱۔ لورالائی تحصیل ۲۔ میختر سب تحصیل ۳۔ موسیٰ خیل تحصیل ۴۔ بارکھان تحصیل ۵۔ دکی تحصیل ۶۔ سنجاوی سب تحصیل۔

۲۔ موجودہ ژوب ضلع جس میں موجودہ نو (۹) درج ذیل تحصیل و سب تحصیل شامل ہیں۔

۱۔ ژوب تحصیل، ۲۔ سمبازہ سب تحصیل ۳۔ میرانی سب تحصیل، ۴۔ مسلم باغ تحصیل ۵۔ قلعہ سیف اللہ تحصیل ۶۔ لوئی بند سب تحصیل ۷۔ قمر دین کاریز تحصیل ۸۔ شتوب سب تحصیل ۹۔ اشیوت سب تحصیل۔

لورالائی ڈویژن میں سردست نئے اضلاع اور نئے تحصیل و سب تحصیل کا قیام عمل پذیر نہیں ہوا ہے بہر حال نئے ضلعوں تحصیلوں اور سب تحصیلوں کا معاملہ صوبائی حکومت کے زیر غور ہے۔

۲۔ نصیر آباد ڈویژن

موجودہ نصیر آباد ضلع جس میں پانچ درج ذیل تحصیل و سب تحصیل شامل ہیں۔

۱۔ جھٹ پٹ تحصیل ۲۔ اوستہ محمد تحصیل ۳۔ ڈیرہ مراد جمالی تحصیل ۴۔ تمبو تحصیل (۵) چھتر سب تحصیل

موجودہ کچھی ضلع جس میں موجودہ نو(۹) درج تحصیل و سب تحصیل شامل ہیں۔
۱۔ ڈھاڈر تحصیل ۲۔ سنی سب تحصیل ۳۔ بالا ناڑی سب تحصیل ۴۔ مچھ سب تحصیل ۵۔ بھاگ تحصیل
۶۔ لہڑی تحصیل ۷۔ گنداوہ تحصیل ۸۔ جھل مگسی تحصیل ۹۔ میرپور سب تحصیل۔
نصیر آباد ڈویژن میں بھی نئے اضلاع تحصیل اور سب تحصیل کا فی الحال قیام نہیں ہوا ہے بہرحال نئے ضلعوں تحصیلوں اور سب تحصیلوں کا معاملہ صوبائی حکومت کے زیر غور ہے۔

سردار میر چاکر خان ڈومکی۔

جناب والا میں نے سوال کچھ کیا ہے اور اس کا جواب مجھے کچھ مل رہا ہے میں نے کہا ہے نئی تحصیلیں اور نئے سب ڈویژن کہاں کہاں بنائے جا رہے ہیں اور پھر میرے اس جواب کے صفحہ پر ایک اور صفحہ چسپاں کر دیا گیا ہے پتہ نہیں اندر کیا لکھا ہے؟

مسٹر اسپیکر۔

اصلی جواب اسمبلی سیکرٹریٹ میں موجود ہے آپ اس کو جا کر دیکھ سکتے ہیں۔

سردار میر چاکر خان ڈومکی۔

یہ کاغذ کیوں کاٹ کر چسپاں کر دیا گیا ہے؟

مسٹر اسپیکر۔

آپ کے سامنے جواب ہے نیچے چسپاں کاغذ پر کچھ نہیں ہے یہ چھپائی کی غلطی ہو گئی ہو گی۔

سردار میر چاکر خان ڈومکی۔

میرے سوال کا جواب صحیح نہیں ہے میں نے سوال کچھ پوچھا ہے اس کا جواب کچھ اور ہے میں نے پوچھا ہے نئے ڈویژن کن کن نئے ضلعوں اور سب تحصیلوں پر مشتمل ہیں؟

وزیر مال۔

میں نے کہا ہے کہ کوئی نیا سب ڈویژن نہیں بنایا گیا ہے وہی پہلے والے اضلاع اور سب ڈویژن شامل ہیں اگر معزز ممبر کوئی تجویز دیں گے تو ہم اس پر غور کریں گے۔

مسٹر اسپیکر ۔ اگلا سوال

نمبر ۳۲۳، سردار میر چاکر خان ڈومکی۔

کیا وزیر مال از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) حالیہ شدید سیلابوں سے ضلع کچھی کے کتنے خاندانوں کا جانی و مالی نقصان ہوا ہے اور متاثرہ خاندانوں کی امداد کے لئے کس قدر رقم مختص کی گئی ہے نیز یہ امدادی رقم کس کی نگرانی میں تقسیم کی گئی ہے تفصیلات سے آگاہ فرمائیں ؟

وزیر مال۔

اس سلسلے میں ہم نے تمام ڈویژنل کمشنر صاحبان و ڈپٹی کمشنر صاحبان کو لکھا ہے کہ ہمیں تفصیلی رپورٹ بھجوائیں جونہی رپورٹ موصول ہوگی اسمبلی کے سامنے پیش کی جائیں گی علاوہ ازیں اس سلسلہ میں بورڈ آف ریونیو بلوچستان نے مبلغ آٹھ لاکھ روپے کمشنر صاحب سبی کو سبی ڈویژن کے سیلاب زدگان کی امداد کے لئے بہم فرمائی ہے جہاں تک متاثرہ خاندانوں میں ضلع وار تقسیم اور نگرانی کا تعلق ہے اس سلسلہ میں عرض ہے کہ ہم نے تمام ڈویژنل کمشنر صاحبان و ڈپٹی کمشنر صاحبان کو لکھا ہے کہ ہمیں تفصیلات سے آگاہ کریں جہاں تک نگرانی کا تعلق ہے، اس سلسلہ میں ڈپٹی کمشنر صاحبان نگرانی خود کرتے ہیں۔

سردار میر چاکر خان ڈومکی۔

میں نے صرف ایک ہی ضلع کے متعلق پوچھا ہے کہ اس سیلاب سے کتنے افراد متاثر ہوئے ہیں اس میں اگر ضلع کچھی کے متعلق تفصیل نہیں بیان کر سکتے ہیں تو اگلے سیشن میں جواب دے دیں

مسٹر اسپیکر ۔

محترم وزیر صاحب کو اپنے سیکرٹری کو کہہ دینا چاہیے تھا کہ وہ جواب دیں تاکہ معزز ممبر صاحب کی تسلی ہو ۔

وزیر مال ۔

ہم اس کا جواب جلد ہی مہیا کر دیں گے میں نے سب کو لکھا ہوا ہے اور ضلع کچھی کے ڈپٹی کمشنر سے بھی جواب منگوائیں گے ۔

مسٹر اسپیکر

آپ کو جواب دینے کے لئے تیار ہو کر آنا چاہیئے تھا ۔

سردار میر چاکر خان ڈومکی ۔

میں نے تو صرف ضلع کچھی کے متاثرین کا جواب پوچھا ہے ۔

وزیر مال ۔

اگر آپ سب اضلاع کا پوچھتے ہیں تو وقت ملنا چاہیئے اور اگر ایک ضلع کا پوچھتے ہیں تو کچھی ضلع سے متعلق ہم جواب دے دیں گے ۔

مسٹر اسپیکر ۔

انہوں نے ایک ضلع کے متعلق پوچھا ہے آپ کو ضمنی سوال کے لئے تیار رہنا چاہیئے تھا آپ جب ۲۵ اکتوبر ۸۶ کو اجلاس میں آئیں تو اس کا جواب دے دیں ۔

وزیر مال ۔ جی ہاں دے دیں گے

مسٹر اسپیکر ۔ اگلا سوال

نمبر ۳۲۵، سردار میر چاکر خان ڈومکی۔

کیا وزیر مال ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) ڈیرہ مراد جمالی ٹاؤن میں رہائشی اور تجارتی پلاٹس کے لئے مقررہ شرح کے مطابق سال ۱۹۷۶ سے اب تک کتنے افراد نے اپنی رقومات جمع کرائیں نیز اب تک پلاٹس کی نشاندہی نہ کرنے اور مالکانہ حقوق نہ دینے کی وجوہات کیا ہیں؟ جبکہ بااثر لوگوں نے ناجائز طور پر قبضہ جات و تجاوزات کے ذریعے پورے شہر میں دکانیں اور مکان تعمیر کر لیئے ہیں۔

(ب) ڈیرہ مراد جمالی ٹاؤن کے لئے کل کس قدر رقبہ مختص کیا گیا تھا اب تک کتنے لوگوں کو تجارتی اور رہائشی پلاٹس الاٹ کئے گئے ہیں اور کس قدر رقبہ پر ناجائز قبضہ و تعمیرات ہو چکی ہیں نیز ناجائز قابضین کو بے دخل کرنے اور ٹاؤن پلاننگ کے تحت باقاعدہ نقشہ جات کے مطابق پلاٹس حقدار افراد کو الاٹ کرنے کا کیا طریقہ اختیار کیا جا رہا ہے؟۔

وزیر مال۔

جہاں تک سوال نمبر ۳۲۵، جزو (الف) کا تعلق ہے اس سلسلہ میں گذارش ہے کہ اگرچہ سوال کا تمام تر تعلق محکمہ لوکل گورنمنٹ سے ہے تاہم ڈپٹی کمشنر نصیرآباد کے موصول ہونے والی اطلاعات کے مطابق رقبہ تعدادی ۱۳۵، ۲۸، ۶، مربع فٹ یعنی ۲۷ پول۔ ا رود ۳۴ ایکڑ، رہائشی قابضین نے بحساب ایک روپیہ فی فٹ سالانہ اور کاروباری مقصد کے قابضین نے علی الترتیب مبلغ ایک روپیہ اور دو روپیہ کی ادائیگی بطور کرایہ حکومت کے حق میں جمع کر دی ہے مالکانہ حقوق سے متعلق اس دفتر کا ریکارڈ خاموش ہے محکمہ لوکل گورنمنٹ ہی اس سلسلہ میں مزید روشنی ڈال سکتا ہے۔

جہاں تک ڈیرہ مراد جمالی ٹاؤن کے لئے مختص رقبہ کا تعلق ہے، دفتر ہذا میں دستیاب ریکارڈ کی رو سے رقبہ تعدادی ۵۰.۵۰ ایکڑ اس منصوبہ کے لئے مختص کیا گیا تھا اور جہاں تک لوگوں کو تجارتی یا رہائشی الاٹمنٹ کا تعلق ہے اس سلسلہ میں گذارش ہے کہ رقبہ مندرجہ بالا کی نشاندہی کی گئی تھی نہ کہ الاٹمنٹ۔ الاٹمنٹ کا تعلق اسوقت پیدا ہوتا اگر قبل ازیں یہ رقبہ محکمہ لوکل گورنمنٹ کو اس منصوبہ کے لئے الاٹ کر دیا جاتا اور جہاں تک مندرجہ بالا اراضی کے الاٹ نہ کرنے کا تعلق ہے یہ اہم کام بعض ناجائز قبضہ تعمیرات کے رپورٹ موصول ہونے پر ان تجاوزات کو ہٹانے کے بعد سرانجام پا سکتا ہے۔

جبکہ ناجائز تجاوزات کے ہٹانے کے سلسلے میں محکمہ ہذا نے پہلے ہی سے کمشنر ڈپٹی کمشنر نصیر آباد کو ہدایات جاری کی ہوئی ہے جہاں تک سوال میں ٹاؤن پلاننگ کے تحت باقاعدہ نقشہ جات کا تعلق ہے اس کا تعلق بھی محکمہ لوکل گورنمنٹ سے ہے۔

سردار میر چاکر خان ڈومکی۔

(ضمنی سوال) جناب والا کیا یہ ناجائز تجاوزات ہٹائے جائینگے؟

وزیر مال۔

جب آپ جتنے بھائی یہاں اسمبلی میں بیٹھے ہوئے ہیں کہہ دیں گے کیونکہ وہ تو زبردستی قبضہ کر کے بیٹھے ہوئے ہیں اگر آپ کہیں گے تو ہم انکے خلاف قدم اٹھائیں گے کیونکہ پرامن طریقے سے تو مشکل ہے۔

سردار میر چاکر خان ڈومکی۔

بہرحال، ناجائز تو ناجائز ہے۔

وزیر مال۔ ہم تو ناجائز کہتے ہیں لیکن برائے مہربانی آپ بھی تو کہیں۔

مسٹر اسپیکر۔ اگلا سوال مسٹر نصیر احمد باچا صاحب کا ہے۔

۲۲۹٪ مسٹر نصیر احمد باچا۔

کیا وزیر کھیل و ثقافت ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔
کیا حکومت سلطان محمد گولڈن، ایشین چیمپئن موٹر کار و موٹر سائیکل کے لئے پاکستان موٹر سپورٹس کمیٹی کو بارہ لاکھ روپے مہیا کرنے کی تجویز پر غور کرے گی کیونکہ سلطان محمد گولڈن عالمی ریکارڈ توڑنا چاہتے ہیں جس سے صوبے اور ملک و قوم کا نام روشن ہوگا اور مذکورہ رقم اس مقصد کے لئے درکار ہے۔

وزیر کھیل و ثقافت

اسں سلسلے میں عرض ہے کہ حکومت بلوچستان محکمہ کھیل و ثقافت کے حساب میں ہر سال کھیل کیلئے بہت محدود رقم برائے امداد مہیا کرتی ہے اس لئے محکمہ ہذا موجودہ وقت میں اس پوزیشن میں نہیں کہ پاکستان سپورٹس کمیٹی کو بارہ لاکھ روپے مہیا کرنے کی تجویز پر غور کر سکے۔

مسٹر نصیر احمد باچا

جناب والا، میں وزیر صاحب کے جواب پر اظہار افسوس کرتا ہوں ایک کھلاڑی جو ملک و قوم کا نام روشن کرنے کے لئے عالمی ریکارڈ توڑنا چاہتا ہے لیکن ہمارے پاس کوئی رقم نہیں ہے جناب والا اسکی حوصلہ افزائی کے لئے آپ اگر بارہ لاکھ روپے نہیں تو چھ لاکھ ضرور دیں گے۔

وزیر کھیل و ثقافت۔

جب ہمیں ملیں گے تو ہم دینے کے لئے تیار ہیں جہاں تک رقم کا تعلق ہے تو آپ کو بھی اسی لاکھ روپے ملے تھے آپ مہربانی کریں پھر ہم بھی تیار ہیں ہم کوشش کریں گے آپ مہربانی کریں۔ جناب والا پچھلی دفعہ اس نے جمپ لگائی گورنر صاحب نے دو لاکھ روپے دیئے اور دو گاڑیاں دیں۔ اسی طرح جام صاحب نے اسکو دو کاریں جمپ لگانے کے لئے دیں۔ اور پچاس ہزار روپے دیئے اب جبکہ وہ امریکہ جا رہا ہے اس سلسلے میں جناب اسپیکر تشریف لائے تھے ہماری میٹنگ ہوئی اسکو تیس ہزار روپے دیئے لیکن ہمارے پاس زیادہ رقم نہیں ہے اگر آپ کے پاس اسی لاکھ ہے تو آپ دیدیں میں بھی دیدونگا

مسٹر نصیر احمد باچا۔

آپ کے پاس بھی تو اسی لاکھ روپیہ ہے۔

وزیر کھیل و ثقافت۔

میرے پاس تو میرے علاقے کے لئے ہے وہ تو میں اپنے علاقے میں دے رہا ہوں

مسٹر نفیس احمد باچا۔

صرف علاقے کی بات نہیں ہے یا پشین کی بات نہیں، وہ ایشین چمپئن ہے اب عالمی ریکارڈ توڑ نا چاہتا ہے اسکی حوصلہ افزائی ضروری ہے ۔

وزیر کھیل و ثقافت۔

تو پھر ہر ممبر بیس بیس ہزار تیس تیس ہزار دے دے اسکا کام بن جائیگا ۔

مسٹر نفیس احمد باچا۔

آپ یہاں وعدہ تو کریں البتہ پشین کی بات غلط ہے۔

رخصت کی درخواستیں۔

مسٹر اسپیکر ۔

سوالات کا وقفہ ختم ہوا اب سیکرٹری اسمبلی اعلانات فرمائیں گے۔

مسٹر اختر حسین خان سیکرٹری اسمبلی ۔

میر ذوالفقار علی مگسی صاحب نے درخواست بھیجی ہے کہ انکو ایک ضروری کام درپیش ہے جسکی وجہ سے وہ اجلاس میں شرکت نہیں کر سکتے لہذا انکے حق میں آج کی رخصت منظور کیجائے

مسٹر اسپیکر ۔

سوال یہ ہے کہ رخصت منظور کیجائے (رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی ۔

میر محمد نصیر مینگل صاحب نے درخواست دی ہے کہ سرکاری مصروفیات کی بنا پر وہ آج کے اجلاس میں شرکت نہیں ہو سکتے لہذا آج کی رخصت منظور کیجائے ۔

مسٹر اسپیکر ۔

سوال یہ ہے کہ رخصت منظور کیجائے ؟ (رخصت منظور کی گئی)

مسٹر اسپیکر ۔

مسٹر محمد صالح بھوتانی نے تحریک التوار کا نوٹس دیا ہے جسے وہ ایوان میں پیش کریں ۔

مسٹر محمد صالح بھوتانی ۔

جناب اسپیکر آپکی اجازت سے میں یہ تحریک التوا پیش کرتا ہوں کہ ۔ ۱

کانکنی سے تعلق رکھنے والے مزدوروں نے اپنے مطالبات کے حق میں ہڑتال کی ہوئی ہے جس سے قومی پیداوار متاثر ہورہی ہے لہذا اسمبلی کی کاروائی روک کر اس فوری اہمیت کے حامل معاملہ پر بحث کی جائے ۔

مسٹر اسپیکر ۔

تحریک التوار یہ ہے کہ ۔

کانکنی سے تعلق رکھنے والے مزدوروں نے اپنے مطالبات کے حق میں ہڑتال کی ہوئی ہے جس سے قومی پیداوار متاثر ہورہی ہے لہذا اسمبلی کی کاروائی روک کر اسی فوری اہمیت کے حامل معاملہ پر بحث کی جائے ۔

وزیر اعلیٰ ۔

جناب اسپیکر کیا وہ اپنی تحریک التوا پیش کرنے کی وجوہات بتائیں گے ۔

مسٹر اسپیکر ۔

یہ تحریک التوا کانکنوں کی ہڑتال سے متعلق ہے اگر آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں تو کہیں ۔

وزیر اعلیٰ ۔

جناب اسپیکر جہاں تک اس تحریک التوا کا تعلق ہے کہ آیا یہ تحریک التوا ضابطے کے مطابق ہے یا نہیں تاہم اس کا تعلق مزدوروں سے ہے اور لوگ کہیں گے ان کو یہ تاثر ملے کہ حکومت مزدوروں کے مسائل اسمبلی کے اندر یا باہر پیش نہیں کرنا چاہتی اور نہ ہی حل کرنا چاہتی ہے۔

جناب والا، گو کہ یہ تحریک التواء آوٹ آف آرڈر ہے ۔ تاہم میں مناسب سمجھوں گا اس مسئلہ پہ اسمبلی میں بحث و مباحثہ ہو تاکہ ہم معزز اراکین کے اہم اور مفید مشوروں سے مستفید ہو سکیں اگر مزدوروں سے متعلق کوئی بات اس اسمبلی میں آتی ہے تو ہم ضرور اس پہ غور کریں گے ۔
جناب اسپیکر میں آپ سے گذارش کروں گا کہ آدھ گھنٹہ کے لئے اسمبلی کا اجلاس ملتوی کردیں تاکہ معزز ممبر فریش ہو کر اور چائے وغیرہ پی کر آئیں پھر ہم اس معاملہ پہ بحث و مباحثہ کریں شکریہ

مسٹر اسپیکر ۔ اسمبلی کا اجلاس آدھ گھنٹہ کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے ۔ گیارہ بجکر دس منٹ پہ اجلاس آدھ گھنٹہ کیلئے ملتوی ہوگیا ۔
اور دوبارہ ۔ گیارہ بجکر پچاس منٹ پر زیر صدارت جناب اسپیکر شروع ہوا ۔

مسٹر اسپیکر ۔ جہاں تک معزز رکن بھوتانی صاحب کی تحریک التواء کا تعلق ہے یہ ہڑتال ۱۶ ۔ اکتوبر سے پہلے بھی جاری تھی کیونکہ یہ حالیہ وقوع پذیر مسئلہ نہیں ہے محرک کو چاہئے تھا کہ یہ تحریک التواء جب اسمبلی کا اجلاس شروع ہوا تھا پیش کرتے ۔
لہٰذا انکی تحریک التواء قاعدے کے مطابق نہیں ہے ۔ میں اسے آوٹ آف آرڈر قرار دیتا ہے

PRINCE YAHYA JAN. Mr. Speaker Sir, I would like to thank you very much that Chief Minister gave every body a chance to speak.

لیکن ہماری بدقسمتی ہے کہ آپ نے ہمیں بات کرنے کو نہیں چھوڑا ہے ۔

مسٹر اسپیکر ۔ یہ اسمبلی کے قوانین اور قواعد کی بات ہے اسپیکر کی بات نہیں ہے ۔ جب اسمبلی کا اجلاس شروع ہوا تھا اسی وقت یہ مسئلہ اسمبلی میں پیش ہونا چاہئے تھا ۔ لہٰذا اب یہ اسمبلی میں پیش نہیں ہو سکتا ۔

اسی لئے میں نے اس تحریک التواء کو آؤٹ آف آرڈر قرار دیا ہے

مجلس برائے قواعد و انضباط کار و استحقاقات کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

مسٹر اسپیکر ۔
اب سردار نثار علی مجلس برائے قواعد انضباط کار و استحقاقات کی رپورٹ ایوان کے سامنے پیش کریں۔

سردار نثار علی ۔
جناب اسپیکر آپ کی اجازت سے میں مجلس برائے قواعد انضباط کار و استحقاقات کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

مسٹر اسپیکر ۔
ایوان میں رپورٹ پیش ہوئی کیا اب کوئی ممبر اس متعلق کچھ کہنا چاہتے ہیں ؟

MRS FAZILA ALIANI. I would like to give a motion that the Chairman Privilege Committee and the members after going into detail, have given the decision. The report is therefore complete and has been tabled before the House. I therefore like to give a motion that it should be adopted by the House.

مسٹر اقبال احمد کھوسہ ۔
(پوائنٹ آف آرڈر) مسز فضیلہ عالیانی کی پیش کردہ تحریک استحقاق کی بابت رپورٹ کو آج ایوان میں غور سے سننے کے بعد میں درخواست کرتا ہوں کہ صوبائی اسمبلی کے قواعد و ضوابط کی دفعہ ۴۴ کے تحت اس معاملے کو دوبارہ مذکورہ کمیٹی کے سپرد کیا جائے جن نکات میں معاملے کو دوبارہ کمیٹی کے سپرد کرنے کی درخواست کر رہا ہوں اس کی وجوہات حسب ذیل ہیں ۔

نمبر ایک ۔ یہ کہ قائد ایوان نے اسمبلی کے اجلاس کے دوران مسز فضیلہ عالیانی کی تحریک استحقاق کے بارے میں معذرت طلب کی ۔ جو کہ تحریک استحقاق کو واپس لینے کے لئے قانونی جواز تھا اس کے باوجود تحریک استحقاق کو کمیٹی کے سپرد کرنا اسمبلی کے قواعد کے خلاف تھا ۔

نمبر دو ۔ رپورٹ سے متعلق صوبائی اسمبلی کے ممبر مس پری گل آغا کمیٹی کی نشست مورخہ ۷ جولائی ۱۹۸۶ میں پیش نہیں ہوئی تھیں جس کی وجہ سے نہ تو کمیٹی کو معاملے کے مطابق پوری آگاہی ہوئی اور نہ ہی ممبر اسمبلی مس پری گل آغا کو موقعہ ملا کہ وہ تحریک استحقاق کے بارے میں اپنی پوزیشن واضح کرتیں ۔

نمبر تین ۔ رپورٹ کے پیراگراف آٹھ کے مطابق اگرچہ صوبائی ممبر مس پری گل آغا نے اپنے مدعا کی کچھ وضاحت کی ہے ۔ کہ ان کی مراد ترقیاتی فنڈ اسی لاکھ روپے خرچ کرنے سے تھی مگر اس نکتہ پر کمیٹی کی رائے مبہم اور نہایت سرسری ہے ۔

نمبر چار ۔ کمیٹی کی رپورٹ کے پیراگراف چھ سے واضح ہوتا ہے کہ کمیٹی بجائے سرکاری کاغذات کی جانچ پڑتال کرنے کے بعد اپنی رائے کا اظہار کرتی اس کے برعکس نکتہ زیر غور پر ٹیلیفون اور زبانی اطلاعات پر تکیہ کیا گیا جو کہ میری رائے میں نہایت ہی غیر تسلی بخش ہے ۔

نمبر پانچ ۔ رپورٹ کے پیراگراف ۹ کے مطابق محترمہ مس پری گل آغا نے اخبارات میں ان کی تقریر کی غلط رپورٹنگ کی بابت بات کی ہے مگر کمیٹی نے اس نکتہ پر سرسری الفاظ میں اپنی رائے کا اظہار کیا ہے جو کہ ناکافی اور عجلت میں رائے قائم کرنے کے مترادف ہے ۔

مسز فضیلہ عالیانی ۔

میں اس بارے میں یہ عرض کرتی ہوں کہ مسٹر اقبال احمد کھوسہ کی بات غلط ہے اگر انکی تقریر میرے سامنے ہوتی تو میں اس کا صحیح جواب دے سکتی تھی جب پہلی میٹنگ ہوئی تھی تو تمام ممبران کو اسکی اطلاع دی گئی تھی کہ فلاں تاریخ کو کمیٹی کی میٹنگ منعقد ہونا ہے ۔ اگر کوئی ممبر اس میں غیر حاضر رہا یہ کمیٹی کا یا میرا قصور نہیں ہے اور اسکے علاوہ جو تحقیقات کمیٹی نے کی اور جو رائے انہوں نے قائم کی ہے وہ درست ہے جو اعتراضات تھے اور اسمبلی میں جو معلومات تھیں ۔ وہ کمیٹی کے سامنے پڑھ کر سنائی گئیں اب جیسا کہ محترمہ نے فرمایا ہے یہ اخبار میں غلط شائع ہوا ہے ۔ اور غلط رپورٹنگ ہوئی ہے ۔ اخبار کمیٹی کے سامنے لائے گئے اور کمیٹی نے خود دیکھ لیے اگر یہ خبر چھپی تھی انہوں نے یہ ماننے سے انکار کیا اور انہوں نے کہا کہ اسمبلی کی جو رپورٹنگ ہوتی ہے وہ غلط ہوتی ہے اس پر سیکرٹری صاحب

نے کمیٹی کو بتایا کہ اسمبلی میں جو شخص جو بھی کہتا ہے اس کی صحیح طریقے سے رپورٹنگ ہوتی ہے اور جو
اسمبلی کی رپورٹنگ ہوتی ہے اس کو کوئی چیلنج نہیں کرسکتا۔

جناب والا، اس کے علاوہ جہاں تک فنڈز کا تعلق ہے۔ وہ بھی جو کاغذ مہیا کیا گیا
تھا، پی اینڈ ڈی محکمہ کی جانب سے جس میں اسی لاکھ روپے کی پوری تفصیل تھی، کمیٹی
نے منگوائی تھی، اور یہ تفصیل ابھی بھی میرے ساتھ موجود ہے کمیٹی نے اس کا
معائنہ کیا تھا۔ اور میں اب بھی آپ کے سامنے پیش کرتی ہوں۔ جیسا کہ میں نے پہلے
بھی اپنی تقریر میں کہا تھا، کہ میں اسی لاکھ روپے کا حساب دینے کے لئے
تیار ہوں یہ میرے سامنے ہے۔

جناب والا، جیسا کھوسہ صاحب نے فرمایا کہ اس رپورٹ کو دوبارہ کمیٹی کے سپرد
کیا جائے
میں سمجھتی ہوں کہ اس کمیٹی کو اس ہاؤس نے تشکیل کیا ہے اس کے چیئرمین
سردار دینار خان کرد اور دیگر معزز اراکین سردار نثار علی اور میر فتح علی
عمرانی اور میر محمد صالح بھوتانی ہیں ان معزز ممبران پر مشتمل کمیٹی کو اسمبلی نے
کانسٹیٹیوٹ کیا ہے۔ کمیٹی نے اپنا چیئرمین منتخب کیا اور بعد ازاں کمیٹی نے
پوری تحقیقات کر کے اور تسلی کر کے یہ رپورٹ پیش کی ہے
جناب والا میں سمجھتی ہوں کہ اب اس کمیٹی کی credibility
کا سوال ہے کمیٹی کے تمام معزز اراکین ماسوائے محمد صالح بھوتانی صاحب کے
رولنگ پارٹی کے ممبر ہیں جبکہ بھوتانی صاحب آزاد رکن ہیں۔
میں کمیٹی کو خراج تحسین پیش کرتی ہوں۔ کہ اس نے رولنگ پارٹی میں ہوتے ہوئے
بھی اپنی تحقیقات کر کے انصاف سے کام لیا اور انصاف سے فیصلہ کیا انہوں نے ثابت
قدمی کا ثبوت دیا کہ وہ غیر جانبدار ہیں انہوں نے فیصلہ دیا ہے نہ صرف اس
ہاؤس میں بلکہ پورے صوبہ بلوچستان کے لئے مثال ہے۔ جس دن وہ اسمبلی میں آئے تھے
تو انہوں نے حلف اٹھایا تھا۔ کہ جو کام ان کے سپرد کیا جائے گا وہ انصاف اور خلوص نیت کے ساتھ سرانجام دینگے

جناب والا اگر آج اس ہاؤس میں انکی رپورٹ credibility نہ دیگئی اور کمیٹی کی رپورٹ کو مسترد کر دیا جائے وہ لوگ جو باہر بیٹھ کر چلا رہے ہیں کہ یہ غیر قانونی اسمبلی ہے اور غیر نمائندہ ادارہ ہے انکی اس بات کو تقویت ملے گی اور یہ تقویت ہم انکو دیں گے کیونکہ ہم اسمبلی کے نمائندے کمیٹی کی سفارشات کو delaying tactices یا ٹال مٹول کے حربوں کے ذریعے رد کر دینا چاہتے ہیں اور دوبارہ کمیٹی کے سپرد کرنا چاہتے ہیں ہم اس خیال کو تقویت دے رہے ہیں کہ واقعی ہم میں کوئی جان نہیں ہے۔ مگر آج تمام معزز ممبروں نے یعنی سردار دینار خان کرد چیئرمین صاحب اور انکی کمیٹی نے جس حوصلے ثابت قدمی اور انصاف کا مظاہرہ کیا ہے۔ اور اپنے فیصلے میں کہا ہے کہ واقعی مسز فضیلہ عالیانی کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔

جناب والا۔ اگر آج یہ ہاؤس اس کمیٹی کے فیصلے کو تحفظ نہیں دے سکتا جس کمیٹی کو خود اس ہاؤس نے تشکیل دیا ہے۔ یہ ہاؤس اگر اپنی چادر اور چار دیواری کا تحفظ نہیں کر سکتا تو پھر ہم عوام کو کیا تحفظ دے سکتے ہیں (تالیاں) جناب والا۔ جبکہ وزیر اعلیٰ صاحب روزانہ اپنے عوامی رابطہ کے سلسلے میں فرماتے ہیں کہ ہم اس دور کو مہذب بنائیں گے اس دور میں شائستگی پیدا کریں گے کیونکہ شائستگی ہونا چاہیئے لہٰذا ہم شائستگی اس ملک میں پیدا کریں گے۔ تاکہ ہم ہر ایک کی جان و مال اور عزت کو محفوظ کریں۔

جناب والا۔ ہم اسے معمولی بات سمجھتے ہیں اگر آپ کو اسکا احساس نہیں ہے اور آپ اکثریت میں ہیں لیکن یہاں تو ایک انسان کی ریپیوٹیشن کا سوال ہے میری ریپیوٹیشن کو نقصان پہنچا ہے۔ مجھے ذہنی کوفت ہوئی ہے لہٰذا یہ معزز ایوان جلد از جلد کوئی فیصلہ کر کے اپنی رائے دے اور ایک کمیٹی جسے ہاؤس نے تشکیل دیا ہے اور اس کمیٹی نے جو فیصلہ کیا ہے اسے سربلند رکھا جائے جیسا میں نے پہلے بھی کہا ہے کہ اس کمیٹی کے چیئرمین اور اراکین رولنگ پارٹی کے ممبر ہیں۔

جناب والا۔ آپ اس معزز ہاؤس کے اسپیکر ہیں۔ آپکی آج کی رولنگ تاریخی ہوگی آج اس اسمبلی کی کارروائی تاریخ میں جگہ پائے گی۔ آپ کا یہ عمل اور کردار کسی کی عزت اور تحفظ کے لئے ہوگا۔ مجھے امید ہے آپ حق سے کام لیں گے۔ ثابت قدمی اور حوصلہ سے کام لیں گے۔ جناب والا آج وہ عوام جنہوں نے آپ کو ووٹ دیا ہے جنہوں نے آپ پر اعتماد کیا ہے او وہ اس لئے نہیں آپ صرف انکی معاشی ضروریات پوری کریں۔ ان کیلئے روڈ وغیرہ بنائیں۔ We want peace with honour. We want development with honour.

جناب والا۔ اگر آج میرے ساتھ انصاف نہ ہوا۔ تو پھر آپ عوام کو کیا دیں گے۔

جنہوں نے آپکو ووٹ دیا ہے۔ بلوچستان کے غیور عوام جنکی رسم و رواج اور روایات وہی ہیں کہ یہاں ایک عورت ماں اور بیٹی اور بہن کی عزت کی جائے انکی عزت اور تحفظ کے لیے چادر اور چار دیواری کا تحفظ کیا جائے۔

جناب والا۔ آپ بتائیے اگر آپ آج مجھے ناامید کریں گے۔ تو بلوچستان کے عوام جنہوں نے آپکو ووٹ دیکر یہاں بھیجا انکے نمائندوں کی credibility یعنی وقت اس ہاؤس میں کیا ہوگی؟ Law is above every thing.

جناب اسپیکر اس معزز ایوان میں آج آپکی رولنگ بہت اہم ہوگی۔ لہٰذا میری استدعا ہے کہ استحقاق کمیٹی کی رپورٹ کو adopt کیا جائے اور اس سلسلے میں مجھ سے انصاف کیا جائے۔ (تالیاں)

مسٹر اسپیکر۔

اگر کوئی ممبر بولنا چاہیں تو بولیں۔

وزیر اعلیٰ۔

جناب اسپیکر میں کچھ وضاحت کرنا چاہتا ہوں۔ میں تاریخ کی تفصیل میں نہیں جانا چاہتا کیونکہ ہماری تاریخ بڑی مختلف رہی ہے۔ اس کے نشیب و فراز ہیں جہاں تک چادر اور چار دیواری کا سوال ہے میں اسکی تفصیل میں بھی نہیں جانا چاہتا یہ بڑا وسیع موضوع ہے میں اس کا تذکرہ نہیں کرنا چاہتا۔ اور نامناسب سمجھتا ہوں چادر اور چار دیواری کے بارے میں ہمارا نظریہ کچھ اور ہے۔ اور جہاں تک موجودہ معاشرہ میں چادر اور چار دیواری کے تحفظ کا تعلق ہے۔ اور اس ایوان کا تعلق ہے تو میں اس ایوان میں یقین دلانا چاہتا ہوں کہ ہماری حکومت چادر اور چار دیواری کا پورا احترام کرے گی۔ انشاء اللہ ہم ایسی بات نہیں ہونے دیں گے جس سے کسی کا استحقاق مجروح ہو۔ ہم اس کا پورا تحفظ کریں گے۔ اگر کسی کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ تو ہم اسکو تحفظ دیں گے۔

جناب والا۔ جیسا کہ جناب کو علم ہے کہ جب اسمبلی میں تحریک استحقاق پیش ہوتی ہے اسکے لیے میں نے اس دن بھی محسوس کیا تھا۔ میں نے اس معزز ایوان میں لیڈر آف دی ہاؤس کی حیثیت سے کھلے طور پر معذرت طلب کی تھی اور کہا تھا کہ اس ایوان میں ایسی باتیں نہیں ہونی چاہیں۔

خیر اس کے بعد یہ تحریک استحقاق۔ کمیٹی کو پیش کی گئی۔ میں صرف اتنا کہنا چاہتا ہوں کہ کسی کی عزت کسی کے کہنے سے نہیں رک سکتی ہر ایک کا اپنا مقام اور عزت ہے، ہر ایک جانتا ہے کہ الف کی کیا عزت ہے، اور ب کا کیا مقام ہے میں اس تفصیل میں بھی نہیں جانا چاہتا۔

جناب والا۔ یہ تحریک استحقاق پیش ہوئی ہے۔ لیکن ہمارے رولز آف بزنس میں کسی ممبر کا استحقاق مجروح ہونے پر کوئی سزا تجویز نہیں کی گئی ہے یعنی اگر کوئی کسی ممبر کا استحقاق مجروح کرتا ہے تو ایسا کرنے والے کے لئے کوئی سزا نہیں رکھی گئی۔

مسٹر فضیلہ عالیانی۔

اسپیکر اپنی رولنگ دیتا ہے۔ یہ اسمبلی کی روایات رہی ہے کہ جمہوریت میں پریکٹس کے تحت ہاؤس میں فیصلہ ہوتا ہے ------

وزیر اعلیٰ۔

جمہوریت تو ہمیں انگریزوں سے ملی ہے اور انکی جمہوریت کے تحت تو صرف لفظ "سوری" کہہ دینا کافی ہوتا ہے میں اس تفصیل میں بھی نہیں جانا چاہتا۔ جناب والا میں چاہتا ہوں کہ یہ تحریک استحقاق دوبارہ ممبر صاحبان کے پاس جائے تاکہ ایسی تجاویز ہمارے سامنے ہونی چاہئیں کہ اگر کسی معزز رکن نے کسی کا استحقاق مجروح کیا ہے تو اس کے لئے ایسے قواعد و ضوابط ہونے چاہئیں جن پر آئندہ ہم اسی طریقے سے عمل کریں۔

اور آئندہ کسی کو ایسی جرأت اور جسارت نہ ہو کہ وہ جمہوریت کا اس قسم کا مذاق اڑائے جناب والا۔ میں چاہتا ہوں کہ یہاں جمہوریت کو زیادہ فروغ حاصل ہو اور فوقیت ملے۔ ہماری صوبائی اسمبلی کو زیادہ موقع ملنا چاہیے۔

میں سمجھتا ہوں کہ انصاف کا تقاضہ بھی یہی ہے کہ انصاف زیادہ ملنا چاہئیے۔ یہ معاملہ دوبارہ کمیٹی کے پاس آئے گا۔ اور ہماری یہ رپورٹ ایک بہت اچھے انداز سے ہوگی اور اس پر جو بھی ہوا ہم عمل کریں گے یہ جمہوریت کے استحکام کے لئے ہوگا۔

میں سمجھتا ہوں کہ اس سے ہمارا استحقاق مجروح نہیں ہوگا۔

میں سمجھتا ہوں کہ جس نے بھی یہ بات کی ہے اس کا بھی استحقاق مجروح ہوا ہے۔

مجھے امید ہے کہ اقبال کھوسو صاحب نے جو تحریک پیش کی ہے۔ یہ بڑی اچھی تحریک ہے اسے۔ دوبارہ پیش ہونا چاہیے آپ یہ بات قطعاً نہ کریں کہ یہاں پہ چادر اور چاردیواری کا احترام نہیں ہوگا یا میں چادر اور چاردیواری کا قائل نہیں ہوں۔ میں تو پرانا آدمی ہوں میرا پرانی تہذیب سے تعلق ہے۔ میری تہذیب سے اگر آپ کا تعلق ہوتا تو آج فضیلہ عالیانی اس ایوان میں نہیں ہوتی جہاں تک مغربی تہذیب کا تعلق ہے ہمیں سوری کہنے پہ اکتفا نہیں کرنا چاہیے بلکہ ہمیں کچھ ایسا انتظام کرنا چاہیے کہ ان جمہوری اداروں کا تحفظ ہو سکے۔ ان کی بقا ہو اور ہم آئندہ چل کر جمہوری روایات قائم کر سکیں۔ اور میں اگر بحیثیت چیف منسٹر بات کروں تو مجھے بھی یہ سوچنا پڑے کہ میری زبان میرے الفاظ میری تحریر اور میرے عمل سے اس معزز ایوان کے کسی معزز رکن کا استحقاق مجروح نہ ہو جناب اسپیکر میں ایوان کے ہر رکن سے یہ استدعا کروں گا کہ ایوان کے وقار کے لئے جو تحریک اقبال کھوسہ صاحب نے پیش کی ہے۔ کے مطابق یہ رپورٹ دوبارہ استحقاق کمیٹی کے سپرد ہونی چاہیے۔ تاکہ اس پر دوبارہ صحیح معنوں میں اور صحیح طریقہ سے غور ہو سکے۔ شکریہ۔

مسز فضیلہ عالیانی۔

جناب والا۔ میں اپنی معلومات کے لئے جو کہ میرا حق بنتا ہے۔ اسپیکر صاحب سے یہ عرض کروں گی۔ جیسے ایک مرتبہ پہلے بھی تحریک آئی تھی۔ اس کے متعلق سیکرٹریٹ سے بات کی تو انہوں نے یہی بتایا کہ کچھ رولز آف بزنس میں لکھا جاتا ہے اور کچھ اسپیکر رولنگ دیتے ہیں۔ جیسا کہ باقی اسمبلیز میں پریکٹس رہی ہے۔ تحریکوں پر فیصلے دیئے گئے ہیں۔ تو جناب اس کی روشنی میں وہ اس قسم کا فیصلہ دے سکتے ہیں۔ میں جام صاحب کی عزت کرتی ہوں اور مجھے اس بات کا بھی احساس ہے کہ وہ میرے بزرگ ہیں میں نے جو یہ تحریک استحقاق پیش کی ہے۔ اس پر وہ مجھ سے معافی مانگیں میں اس قابل نہیں ہوں۔ مجھے اس بات پر بڑا دکھ ہوا۔ میں اس بات کو وہاں ختم کر سکتی تھی۔ لیکن محترمہ نے مداخلت کی۔ کہ نہیں یہ سب کچھ ہوا ہے۔ وغیرہ وغیرہ لہٰذا تب تو میرا حق بنتا ہے کہ میں اپنی عزت کے لئے اس ایوان میں تحریک استحقاق پیش کر دوں۔ تو میری آپ سے گذارش ہے میں جام صاحب کی بات سمجھ سکی ہوں اور رولز بھی میں نے دیکھ لئے ہیں۔ اس میں یعنی رولز میں یہ ہے کہ کمیٹی کوئی سزا تجویز نہیں کر سکتی۔

لیکن جیسا میں نے عرض کیا کہ اس قسم کے معاملے میں کیا آپ نے کوئی رولنگ دی ہے اور کیا یہ آپ کے دائرہ اختیار میں ہے کہ آپ اس پہ اس قسم کی رولنگ دے سکیں۔

مسٹر اسپیکر۔

جب اسمبلی کے سامنے اس قسم کے معاملہ پہ تحریک پیش کی جائے تو اسمبلی قواعد کے مطابق یہ ہے کہ "رولز ۱۴۴ ۔ رپورٹ پر غور و خوض"

رپورٹ پیش کئے جانے کے بعد کوئی بھی رکن اس امر کی تحریک پیش کرنے کا مجاز ہوگا۔ کہ رپورٹ کو زیر غور لایا جائے ایسا کئے جانے پر اسپیکر اس معاملہ کو اسمبلی میں استصواب رائے کیلئے پیش کرنے کا مجاز ہوگا۔ اس پہ اگر کوئی اور ممبر بولنا چاہے تو اپنے خیالات کا اظہار کر سکتا ہے۔

آغا عبدالظاہر۔

جناب والا۔ یہ مسئلہ اتنا بڑا نہیں نہ معلوم کیوں اسے اتنا مسئلہ بنایا گیا ہے بہت مختصر سی بات ہے ہم جذبات میں بہتے ہیں جذبات میں باتیں کرتے ہیں اگر ہم نے دو لفظ کہہ دیئے کہ معذرت ہے یا میں اپنے الفاظ واپس لیتا ہوں تو میرے خیال میں اس سے کسی کی عزت کم نہیں ہوتی اور اسے واپس کمیٹی کو دو بھیجنے کا مطلب یہ ہے کہ رپورٹ کو تبدیل کیا جائے گا۔

پرنس یحیٰی جان۔

جناب والا۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ہماری اسمبلی میں دو خواتین ہیں اگر زیادہ ہوتیں تو پتہ نہیں ہمارا کیا حال ہوتا (قہقہے) دونوں میری بہنیں ہیں بحیثیت بھائی میں دونوں سے گذارش کرتا ہوں اور اسمبلی کے باقی ممبران سے بھی کہتا ہوں۔ ہم سب کا یہ فرض بنتا ہے کہ کم از کم ان دونوں کا ہاتھ تو ملائیں۔

وہ بھی سوری کہہ دیں۔ یہ بھی سوری کہہ دیں یہ کونسی بڑی بات ہے ؟۔
اگر وہ نہیں کہتیں تو میں ان کی طرف سے کہہ دیتا ہوں بجائے اس کے کہ ہم اس معاملے کو آگے بڑھائیں یہ دو بہنوں کی بات ہے اگر دو بھائیوں کا مسئلہ ہوتا تو میں انھیں بغلگیر کروا دیتا کیونکہ یہاں پر بغلگیر کرنے کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔ (قہقہے)

میر عبدالکریم نوشیروانی۔

جناب والا۔ جیسا کہ ایوان میں یہ بات کی گئی ہے۔ تو میں یہی سمجھتا ہوں کہ بہتر یہی ہوگا کیونکہ کمیٹی میں جانے سے وقت ضائع ہوگا لہٰذا بہتر یہی ہوگا کہ پری گل صاحبہ ہی کہہ دیں کہ میں اپنے الفاظ واپس لیتی ہوں۔

پرنس یحییٰ جان۔

اس میں معافی کی کیا بات ہے ؟۔ الفاظ واپس لینا کوئی جرم نہیں اس کے لئے میں آپ کے پاس آؤں گا۔

مسٹر اسپیکر۔

پرنس صاحب آپ کا وہاں اٹھ کر جانا ایوان کے وقار کی بات ہے آپ کو ان کے پاس جانے کی ضرورت نہیں۔

مسز فضیلہ عالیانی

جناب والا۔ آپ اس تحریک کو کمیٹی کے سپرد کریں گے تو پھر وقت ضائع ہوگا جب بھی میٹنگ ہوتی ہے تو ممبران کو ڈیلی الاؤنس دیئے جاتے ہیں اس صورت میں اس ایوان کو ان اخراجات سے بچایا جائے۔ شکریہ۔

مسٹر اسپیکر۔

یہ ایوان کا کام ہے آپ کا نہیں۔

مسٹر محمد صالح بھوتانی ۔

جناب اسپیکر جس طرح ہمارے ممبر اقبال کھوسہ صاحب نے فرمایا تھا کہ جناب جام صاحب نے معذرت کرلی تھی تو پھر اس کے لئے کمیٹی بنانے کی کیا ضرورت تھی ؟۔

جناب والا۔ اس سلسلہ میں یہ گذارش کروں گا کہ جب یہ معذرت کا قصہ ہے تو پھر کمیٹی بنانے کی کیا ضرورت تھی ؟۔ اور پھر آج اس ترمیم کو لانے کی کیا ضرورت تھی ؟ جب یہ کمیٹی سلیکٹ ہوئی اور اور کمیٹی نے دونوں طرف کی بات سنی۔ اور فضیلہ عالیانی صاحبہ و مس پری گل آغا کو پورا پورا موقع دیا اگر وہ اپنا موقف پورا پیش نہیں کر سکیں تو اس میں کمیٹی کا تو جرم نہیں ہے اور کمیٹی نے اتفاق رائے سے اپنا فیصلہ بھی دے دیا ہے یہ کہ مسز فضیلہ عالیانی صاحبہ کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ اب جبکہ دوسری کمیٹی تشکیل دینے کی تجویز دی گئی ہے تو جن ممبران نے کمیٹی میں فیصلہ دیا ہے کے وقار کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے ؟

اگر ایک کمیٹی بنائی گئی اور اس کے فیصلے کی یہ اہمیت وافادیت رہی تو۔ کل دوسرے معزز ممبران بھی اس بارے میں سوچیں گے شکریہ۔

مسٹر اسپیکر ۔

اس وقت ایوان کے سامنے دو تحریکیں پیش کی گئی ہیں۔ پہلی تحریک یہ ہے ۔۔۔۔۔

وزیر اعلیٰ ۔

جناب والا۔ میں یہ کہنا چاہونگا کہ جہاں تک میرا تعلق ہے میں نے ہمیشہ اپنے آپ کو اس ایوان کے سامنے جوابدہ سمجھا ہے یہاں میں یہ دوبارہ کہنا چاہوں گا کہ اگر میری بہن کا استحقاق مجروح ہوا ہے تو میں نے پہلے بھی معذرت کی ہے اور آج بھی معذرت کرتا ہوں۔ (تالیاں)

اب سوال کیا ہے ۔ ؟ یہ تحریک اس لئے پیش کی گئی ہے کہ اس ایوان کو اور باقی دنیا کو یہ معلوم ہوسکے کہ جو تحریک استحقاق پیش کی گئی ہے ۔ اس میں رولز کے مطابق کوئی سزا نہیں ہے ۔ جیسے میں تھوڑی کہہ دیا۔ تو سوری کہنے سے سب کچھ ختم ہو گیا اس لئے میں چاہتا ہوں اور ایوان سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ انہیں دوبارہ موقع دیا جائے جیسا کہ مسز فضیلہ عالیانی صاحبہ کا خیال ہے کہ دوسری قسم کی رپورٹ آئے گی

میں سمجھتا ہوں کہ دوسری رپورٹ نہیں آئے گی۔
جناب والا، جو تحریک پیش ہوئی ہے اس متعلق ساری دنیا کو معلوم ہو سکے کہ اس تحریک میں کوئی
سزا نہیں ہے کہ جیسا کہ میں نے پہلے کہا ہے لفظ جمہوریت میں لفظ سوری کہہ دینا کافی ہوتا ہے اور
لفظ سوری کہہ دیا تو اس میں سب کچھ ختم ہو گیا اس لئے میں چاہتا ہوں اور اس ایوان سے
بھی درخواست کروں گا کہ اس کمیٹی کو دوبارہ موقع دیجئے اور جیسا کہ خیال کیا جا رہا ہے کہ کمیٹی کی
رپورٹ دیر سے آئے گی یا مختلف آئے گی تو دوسری شکل کی رپورٹ نہیں آئے گی انصاف کے مطابق
فیصلہ ہوگا اور آپ دیکھیں گے جب میں ایوان میں یہ آکر فیصلہ دونگا بتلاؤنگا کہ ہمارا کیا فیصلہ ہوا ہے اور ہماری
پارلیمانی پارٹی نے کیا فیصلہ کیا ہے اس سے سب حضرات کو اندازہ ہو جائے گا۔ اور ہم باہر والوں کو کبھی نہیں
دیکھا کرتے ہیں۔ باہر کی طرف میں نے کبھی نہیں دیکھا ہے میں نے صرف اپنے گریبان کو اور اپنے
آپ کو دیکھا ہے۔ اور اگر میں اپنے آپ کو حق پر سمجھتا ہوں تو میں باہر کا مقابلہ بھی کرنے کی جسارت
رکھتا ہوں ایسا نہیں ہے کہ یہاں کوئی اور بات کروں اور باہر کوئی بات کروں میں ڈرائنگ روم
کی سیاست کا قائل نہیں ہوں میں جو بھی بات کرتا ہوں عوام کے سامنے کرتا ہوں اور میں یہ جسارت
رکھتا ہوں کہ عوام کے سامنے صحیح صورت حال بیان کروں اور میں کہتا ہوں کہ اسکو انا کا معاملہ نہ
بنایا جائے اور میرے خیال میں یہاں پر کئی معزز اراکین بھی تذبذب میں ہیں ابھی ہمیں اس تذبذب
سے نکل کر حقیقت میں آنا چاہئے۔

جناب اسپیکر۔

مسٹر محمد اقبال کھوسہ جو تحریک پیش کر رہے ہیں بہت اچھی ہے اور معقول ہے آپ چھوڑ
دیجئے اگر کوئی ضد ہے۔ تو اسے ضد میں رہنے دیں آپ دیکھیں یہ حکومت اس بارے میں کیا فیصلہ
صادر کرتی ہے میرے خیال میں یہ بہتر طریقہ کار ہوگا اس تحریک کے لئے یہ نہیں کہ کوئی دوسری کمیٹی تشکیل
دی جائے گی بلکہ وہی ممبر صاحبان ہوں گے اور وہی اس کو دیکھیں گے۔

مسٹر اسپیکر۔

جام صاحب ہمارے پاس وقت کم ہے ہم زیادہ دیر تک نہیں ٹھہر سکتے اب میں ایوان سے
پوچھتا ہوں اس ایوان میں دو تحریکیں پیش کی گئی ہیں ایک مسز فضیلہ عالیانی کی طرف سے ہے کہ کمیٹی

کی رپورٹ کو منظور کیا جائے۔
جبکہ دوسری تحریک اقبال احمد کھوسہ صاحب کی ہے کہ اس رپورٹ کو دوبارہ کمیٹی کے سپرد کیا جائے اب سوال یہ ہے کہ کونسی تحریک کو منظور کیا جائے۔
(ایوان کی اکثریت نے کھڑے ہو کر مسٹر اقبال احمد کھوسہ کی تحریک کو منظور کیا)

مسٹر اسپیکر۔

مسٹر اقبال احمد کھوسہ کی تحریک منظور کی جاتی ہے۔ اور رپورٹ کو دوبارہ استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے تاکہ کمیٹی مسٹر اقبال احمد کھوسہ کی تحریک میں اٹھائے گئے نکات کی روشنی میں اپنی رپورٹ پیش کرے

مسز فضیلہ عالیانی۔

کیا یہی جمہوریت ہے کہ انصاف صرف ہاتھ اٹھانے سے کیا جائے لہذا آپ مجارٹی بنا کر انصاف کرنے سے قاصر رہے ہیں ہم ایوان سے واک آؤٹ کرتے ہیں۔
(اس مرحلہ پر مسز فضیلہ عالیانی سمیت چند ممبر ایوان سے واک آؤٹ کر گئے۔

قانون سازی۔

مسٹر اسپیکر۔

اب وزیر بلدیات اپنا بل پیش کریں۔

سردار احمد شاہ کھیتران (وزیر بلدیات)

میں بلوچستان لوکل گورنمنٹ (کا تیسرا ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۸۶ء ایوان میں پیش کرتا ہوں

مسٹر اسپیکر۔

بلوچستان لوکل گورنمنٹ کا تیسرا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۸۶ء میں پیش ہوا۔

مسٹر اسپیکر ۔ اب ایوان کے سامنے مزید کوئی کارروائی نہیں ہے۔ لہٰذا اسمبلی کا اجلاس بروز ہفتہ مورخہ ۲۵ اکتوبر ۱۹۸۶ء صبح دس بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

دوپہر بارہ بجکر پچیس منٹ پر اجلاس بروز ہفتہ ۲۵ اکتوبر ۱۹۸۶ء صبح دس بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا۔